﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائيل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد13

جمعۃ المبارک 18/اگست2006ء

23/رجب1427ہجری قمری 16/ظہور 1385 ہجری شمسی

شمارہ 33

قرآن پرغور کرو

حضرت عبیدہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اے اہل قرآن، قرآن پڑھے بغیر نہ سویا کرو اور اس کی تلاوت رات اور دن کو اس انداز میں کرو جیسے اس کی تلاوت کا حق ہے اور اس کو خوش الحانی سے پڑھو اور اس کے مضامین پر غور کیا کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

(الفردوس دیلمی جلد 5صفحه298۔دارالکتب العلمية بيروت 1986ء طبع اول)

جلسوں کا مقصد تبھی پورا ہو گا جب ہمارے اندر محبت اور بھائی چارے کے جذبات پیدا ہوں گے۔ جلسے کا سب سے بڑا مقصد اپنے آپ کو تقویٰ کی راہوں پر ڈالنا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے آپ پر لاگو کرنا اور دنیا کو قرآنی تعلیمات سے آگاہ کرنا ہی اصل جہاد ہے۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب)

ہماری خواتین نیک اور متقیانہ زندگی اختیار کریں گی تو اللہ تعالیٰ انہیں حیات طیبہ عطا کرے گا۔ تمام احمدی بچیوں کو ہمیشہ اسلامی تعلیم کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ ایک احمدی عورت کو ایسا علم حاصل کرنے سے اور ایسی ملازمتیں اختیار کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے جو اس کے لئے اخلاق اور روحانی طور پر مفید نہ ہو۔

(حضور انور کا مستورات سے خطاب)

اس وقت تک دنیا کے 185 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ امسال چار نئے ممالک برمودہ، اسٹونیا، بولیویا اور انٹیگوا میں احمدیت کا پیغام پہنچا۔ 1984ء سے اب تک 94 نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ دوران سال 171 نئی مساجد کی تعمیر ہوئی جبکہ 188 بنی بنائی مساجد جماعت کو ملیں۔ گزشتہ 21 سالوں میں جہاں پاکستان میں چند احمدی مساجد کو شہید کیا گیا اور اب بھی یہ کوششیں جاری ہیں اس کے بالمقابل اللہ کے فضل و کرم سے جماعت کو 14135 مساجد حاصل ہوئیں۔

مختلف ممالک میں نئی بیعتوں اور نومبائعین سے رابطے، مشن ہاؤسز کی تعداد میں 96 کا اضافہ، قرآن کریم کے تراجم و دیگر لٹریچر کی اشاعت، عربی، فرنچ، بنگلہ اور چینی ڈیسک، ایم ٹی اے، رقیم پریس، نصرت جہاں سکیم، پریس اینڈ پبلیکیشن تحریک وقف نو، ہیومینٹی فرسٹ، احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن وغیرہ جماعتی اداروں کی کارکردگی اور دوران سال اللہ تعالیٰ کے نازل ہونے والے بے پایاں فضلوں اور نصرت و تائید کے نشانات کا ایمان افروز تذکرہ۔

خطبہ جمعہ، معزز مہمانوں کے خطابات، علماء سلسلہ کی مختلف موضوعات پر ٹھوس اور پُر مغز تقاریر۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ 2006ء کے پہلے اور دوسرے روز کے اجلاسات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: نسیم احمد باجوہ۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ UK2006ء)

خطبہ جمعہ فرمودہ 28/جولائی 2006ء

الحمدللہ ثم الحمدللہ آج جماعت احمدیہ انگلستان کا 40واں جلسہ سالانہ نئی جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی میں شروع ہوا۔ جلسہ سے قبل امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد آپ نے فرمایا کہ الحمدللہ آج ہمارا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور یہ اس کا پہلا دن ہے لیکن جلسہ اُسی دن سے شروع ہو جاتا ہے جب کارکنان میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ جلسہ آ رہا ہے اور ہم نے اس کی تیاری کرنی ہے۔ اسی طرح مہمانوں کی آمد سے بھی جلسہ شروع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ پاکستان، انڈیا اور بنگلہ دیش وغیرہ ممالک سے بہت بڑی تعداد مہمانوں کی ایسی ہے جو پہلی دفعہ ملک سے باہر آ رہی ہے۔ اسی طرح ایک بڑی تعداد دیہاتی لوگوں کی ہے لیکن ان کی مہمان نوازی میں کوئی فرق نہیں آنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں مہمان ایک خاص مقصد کے لئے آئے ہیں یعنی روحانی ترقی کے لئے نہ کہ دنیاوی مفادات کے لئے لہذا اس مقصد کو اچھی طرح مدنظر رکھنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا: بعض احمدی یو کے، جرمنی، دیگر یورپی اور افریقن ممالک سے یہاں پہلی دفعہ آئے ہیں۔ بعض متعدد بار آ چکے ہیں اور اپنے عزیزوں کے ہاں ٹھہرے ہوئے ہیں یا جماعتی نظام کے تحت قیام پذیر ہیں۔ ان سب کو جماعتی نظام کی اطاعت کرنی چاہئے اور جلسہ سالانہ کے کارکنان جو مختلف ڈیوٹیاں دے رہے ہیں ان سے تعاون کرنا چاہئے۔ ڈیوٹی پر متعین کارکنان کو چاہئے کہ وہ مہمانوں کی عزت کریں اور ان سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ بعض مہمان جن کے عزیز رشتہ دار یا

واقف کارڈیوٹی پر ہوتے ہیں بعض اوقات وہ غیر ضروری توقع کرتے ہیں کہ ان کی مہمان نوازی ان کی خواہشات کے مطابق ہو۔ایسے احباب کو اپنے میزبانوں سے ایسی غلط توقعات وابستہ نہیں کرنی چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اکرام ضیف کا بہت خیال فرمایا۔آپ بعض دفعہ ناراض ہو کر جانے والے مہمانوں کو خود مناتے، اُن کی ضروریات کا خیال فرماتے مگر کبھی کسی مہمان کے ساتھ اس طرح امتیازی اور ترجیحی سلوک نہ کیا کہ اس سے دوسروں پر اثر پڑے۔آپ فرماتے تھے: ہمارے لئے سب برابر ہیں۔

بعض دفعہ مہمان کہتے ہیں کہ ہمیں علیحدہ رہنے کی عادت ہے اور دوسروں کے ساتھ مل کر نہیں رہ سکتے۔مگر بعض دفعہ جماعت کے لئے کثرتِ مہمانان کی وجہ سے ایسا انتظام کرنا ممکن نہیں ہوتا۔لہذا جو بھی جماعتی نظام کے تحت انتظام ہو مہمانوں کو اسے قبول کرنا چاہئے۔ یہاں آنے کا اصل مقصد روحانی غذا حاصل کرنا ہے سو اس کی طرف توجہ ہونی چاہئے نہ کہ دیگر امور یا دنیوی مفادات کی طرف۔

حضور نے کارکنان جلسہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کارکنان اور کارکنات کسی سے بھی بداخلاقی نہ کریں اور نہ ہی کسی کی بداخلاقی پر ایسا ردّ عمل ظاہر کریں جس سے بات بڑھے۔بعض دفعہ لوگ معمولی سی بات کو بڑھا کر الجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ پھر ان کی حمایت کرنے والے بھی کچھ آ جاتے ہیں۔اس طرح کچھ کارکنان کی حمایت کرنے والے بھی آ جاتے ہیں اور بات بڑھ جاتی ہے۔ بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے۔لہذا ایسی باتوں سے اجتناب کریں۔کسی کی بداخلاقی کا جواب بداخلاقی سے نہ دیں بلکہ قرآنی تعلیم کے مطابق کہ ”جب لغویات کو دیکھتے ہیں تو سلامتی کے ساتھ گزر جاتے ہیں“۔اس سے الجھتے نہیں، آپ اپنے جذبات پر کنٹرول کر کے عفو و درگزر کا سلوک کریں۔خوش اخلاقی سے بہت سے معاملات سلجھائے جاسکتے ہیں اور لڑائی جھگڑوں سے بچا جاسکتا ہے۔حضور نے قادیان کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک دفعہ قادیان میں آوارہ کتوں کی بہتات ہوگئی جس کی وجہ سے بہت مشکل پیش آنی شروع ہوئی۔ چنانچہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی اللہ عنہ نے زہر دے کر بہت سے کتوں کو مار دیا۔ جس کی وجہ سے لوگ انہیں ’پیر کُتّے مار‘ کہتے۔ جس کی وجہ سے آپ کو بہت غصہ آتا اور آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس شکایت کی کہ لوگ انہیں ’پیر کُتّے مار‘ کہتے ہیں۔آپؑ نے فرمایا: پیر صاحب لوگ آپ کو کتے مار کہتے ہیں جبکہ حدیث میں مجھے سؤر مار کہا گیا ہے۔یَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ کہ جب مہدی آئے گا تو خنزیروں کو مارے گا۔ یہ سُن کر پیر صاحب کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔

حضور انور نے جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں ہدایات دیتے ہوئے مزید فرمایا کہ حدیقۃ المہدی میں یہ ہمارا پہلا جلسہ ہے۔ہمیں اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔صفائی کا خاص خیال رکھیں۔آپ کی ہر حرکت جماعت کی طرف منسوب ہوگی اور اسی پر اس علاقہ میں جماعت کا تأثر قائم ہوگا۔

حضور نے فرمایا کہ پاکستان اور دیگر ممالک سے آنے والے مہمان خواہ وہ جماعتی نظام کے تحت ٹھہرے ہوئے ہیں یا اپنے عزیزوں کے پاس وہ جلسہ ختم ہوتے ہی اپنے اپنے ملکوں کو واپس چلے جائیں۔ ایمبیسی والوں نے جماعت کی ساکھ کے پیش نظر انہیں ویزے دیئے ہیں۔لہٰذا کوئی بھی غیر قانونی حرکت نہ کریں اور ویزے کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی یہاں سے چلے جائیں۔آپ نے فرمایا سفر میں دعا کریں کہ یہ سفر تقویٰ کے حصول کے لئے ہے لہٰذا ایسے عمل کریں کہ تقویٰ کے حصول میں ممد ہوں۔

آپ نے صفائی کا خیال رکھنے کی خاص تاکید فرمائی اور حفاظتی نقطہ نظر سے اپنے دائیں بائیں نظر رکھنے کا بھی ارشاد فرمایا۔نظم و ضبط کا خیال رکھیں، خوراک کا ضیاع نہ ہو، کھانا اتنا لیں جتنا ضرورت ہو۔کھانا کھا کر برتن ڈسٹ بن میں ڈال دیں۔

حضور انور نے فرمایا: کارکنان مہمانوں کی عزت کریں، خلوص اور محبت سے خدمت کریں، سختی نہ کریں، قربانی کر کے مہمانوں کی خدمت کریں، مہمان بھی کارکنان سے تعاون کریں، جہاں جہاں چیکنگ ہو اپنے کارڈ دکھائیں اور جہاں گاڑی کھڑی کرنے سے منع کیا جائے وہاں گاڑی کھڑی نہ کریں، اپنے سامان کی خود حفاظت کریں۔آپ نے دوبارہ فرمایا کہ اس جلسہ کو عام دنیاوی اجتماعات یا میلوں کی طرح نہ سمجھیں۔ یہ جلسہ خالص توحید الٰہی کے قیام اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے شروع کیا تھا۔

حضور انور نے جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو دہراتے ہوئے فرمایا کہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کا مورد بنائے اور جلسہ سالانہ کی ان تمام اغراض کو پورا کرنے کی توفیق دے جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ شروع کیا تھا۔آپ نے فرمایا کہ اٹھتے بیٹھتے ذکر الٰہی کرتے رہیں اور ہمیشہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کریں، بدامنی اور بدمزگی کے مواقع سے اجتناب کریں۔

پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس کا آغاز لوائے احمدیت اور برطانیہ کا جھنڈا لہرانے سے ہوا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا اور محترم امیر صاحب یو۔کے نے برطانیہ کا جھنڈا لہرایا۔حضور انور کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری پر احباب جماعت نے پرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔

معزز مہمانوں کے خطابات

بعد ازاں سابق ایم پی پٹنی مسٹر ٹونی کولمین اور ان کی اہلیہ کے علاوہ پٹنی کے علاقہ کی موجودہ ایم پی نے خطاب کیا۔ان کے بعد قازقستان سے آئے ہوئے ایک مہمان نے جو جاپان میں سفیر بھی رہ چکے تھے جلسہ سے خطاب کیا۔

مسٹر ٹونی کولمین نے کہا کہ وہ متعدد بار جماعت احمدیہ کے جلسوں میں شامل ہو چکے ہیں اور وہ جماعت کے سپورٹر ہیں، انہیں جماعت سے قریب کا تعلق ہے اور جماعت کے احباب انہیں اپنا دوست سمجھتے ہیں اور وہ انہیں اپنا دوست سمجھتے ہیں۔انہوں نے جماعت کی انسانی ہمدردی اور مختلف علاقوں میں انسانی خدمات کو سراہا، خاص طور پر پاکستان اور آزاد کشمیر کے زلزلے، سونامی کی تباہ کاریوں کے وقت انڈونیشیا اور دیگر ممالک میں جماعت کی خدمت اور امریکہ میں سیلاب کے وقت جماعت کی خدمات کو سراہا۔اسی طرح افریقن ممالک میں بھی جماعت کی کارکردگی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہی خدمت کا جذبہ ہے کہ آج جماعت کی تنظیم Humaniyt First کو U.N.O میں رجسٹرڈ کر لیا گیا ہے۔انہوں نے پاکستان، بنگلہ دیش اور انڈونیشیا میں جماعت کے خلاف ہونے والی ظالمانہ کارروائیوں پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ کاش لوگ جماعت کے پیغام "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" کو سمجھیں۔ انہوں نے اسرائیل لبنان جنگ پر بھی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے امن کے قیام کے لئے دعا کی درخواست کی۔اس کے بعد ان کی اہلیہ Julia Colman نے اپنے خطاب میں جماعت کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے اسے خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ میں اور میرے میاں جماعت احمدیہ کے پُرامن طرز عمل سے بہت متاثر ہیں۔ مجھے جماعت کے چوتھے امام حضرت مرزا طاہر احمد سے ملنے اور ان کی مجالس سوال و جواب میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ہم اپنے آپ کو جماعت کے دوست اور جماعت کو اپنا دوست سمجھتے ہیں۔

قازقستان سے آنے والے معزز مہمان Eeshaan Bai Abdurrazzaqu نے اپنی زبان میں خطاب کیا جس کا اردو ترجمہ وہاں کے مربی صاحب نے پیش کیا۔موصوف نے کہا کہ میں جماعت کی تعلیمات سے بہت متاثر ہوں اور جماعت کے دینی لٹریچر کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ میری دلی خواہش ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو اور یہ امن صرف جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی قائم ہوسکتا ہے۔اس لئے میں جماعت کے اس نعرہ کہ "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" اور اس پر عمل درآمد کے لئے جماعت کا مؤید ہوں۔انہوں نے حضرت جماعت احمدیہ اور تمام افراد جماعت احمدیہ کو السلام علیکم کہا اور جلسہ کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

ان کے بعد **مارڈن علاقہ کے ایم پی** نے خطاب کیا۔انہوں نے جماعت کے لئے اپنے نیک جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اتنی بڑی تعداد میں حاضرین سے خطاب کا یہ میرا پہلا موقع ہے۔ میں جماعت کے نظم و ضبط اور بھائی چارے کے جذبات سے بہت متاثر ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ جماعت کا یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب ہو اور جماعت جس محبت اور اخوت کا پرچار کر رہی ہے دنیا اس کی اہمیت کو سمجھے۔

خطاب حضور انور

چار معزز مہمانوں کے خطاب کے بعد 5:05 بجے افتتاحی اجلاس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم فیروز عالم صاحب نے کی۔اس کے بعد مکرم عبدالمنعم ناصر صاحب آف ناروے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منتخب منظوم کلام "جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا۔اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما" خوش الحانی سے سنایا۔

5:20 پر حضور انور نے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا اور تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے قرآن کریم کی درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی:۔

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا وَّیُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ۔ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴾ (انفال:30) اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر جب جلسہ سالانہ کا اعلان فرمایا تو وہ مقاصد بیان فرمائے تھے جو اللہ تعالیٰ کی پہچان اور حقوق کی ادائیگی اور انسان کے آپس میں حقوق کی ادائیگی کے متعلق تھے تا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہوئے انہیں اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں۔ حضور نے فرمایا جو بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے تھے وہ یہ تھی کہ ہم دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کی طرف جھک جائیں۔

حضور نے فرمایا کہ شیطان کے وساوس بہت ہیں سب سے بڑا وسوسہ آخرت کے متعلق ہے۔ جب انسان آخرت کو اور اس کی باتوں کو قصہ سمجھ لے تو سمجھ لو کہ اس نے اپنے آپ کو تاریکی کی طرف دھکیل دیا۔

آخرت کے متعلق وساوس پیدا ہونا انسان کو خطرے میں ڈال دیتا ہے۔حضور نے فرمایا ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں وہ امام ملا جس نے ہمیں ان خطرات سے آگاہ فرمایا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان نے جو کچھ عمل کیا ہوگا وہ اس کے سامنے آ جائے گا۔

حضور نے تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ جلسے کا سب سے بڑا مقصد اپنے آپ کو تقویٰ کی راہوں پر ڈالنا ہے۔ اگر ہماری عبادتیں صرف ہماری خواہشات کے حصول کے لئے ہیں تو یہ سب ہیچ ہیں۔ ہماری عبادات صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہونی چاہئیں۔ جب ہماری عبادتیں صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائیں گی تو صحیح عبادت تصور کی جائیں گی۔ حضور نے فرمایا کہ دینی مہمات ہی اصل جہاد ہیں جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد اکبر کا نام دیا ہے۔قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنا اور دنیا کو قرآنی تعلیم کے متعلق آگاہ کرنا ہی اصل جہاد ہے۔ یہ قرآنی تعلیم ہم نے مشرق اور مغرب کو دینی ہے اور دنیا کو ان کے حقوق کی طرف توجہ دلانا ہے۔حق لینے اور دینے کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے۔ ہر احمدی کو اپنے دینی علم میں اضافہ کرنا ہے اور اپنے مالی قربانیوں کے معیار کو بھی بڑھانا ہے۔

حضور نے فرمایا اپنے دلوں میں خدا ترسی پیدا کرو اور اپنے اندر نرم دلی پیدا کرو۔ جلسوں کا مقصد تبھی پورا ہوگا جب ہمارے اندر محبت اور بھائی چارے کے جذبات پیدا ہوں گے اور اپنے بھائیوں کے لئے نرمی کے نمونے دکھانے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کو دوغلے عمل پسند نہیں۔ جو اپنے لئے پسند کرو وہی بھائی کے لئے پسند کرو۔کبھی ایسی بات نہ کریں جو دوسروں کی دل آزاری کا موجب ہو۔ہم جو نعرہ لگاتے ہیں اس کو اپنے دلوں پر جاری کریں۔ ہر جوان اور بوڑھا خیال رکھے کہ محبت کے جذبات کو بڑھانا ہے اور نفرت کے جذبات کو ختم کرنا ہے۔مواخات کے وہ

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان اور بے نظیر قوت قدسیہ

(ملک سعید احمد رشید۔ ربوہ)

(پانچویں قسط)

قوت قدسیہ اور قبولیت دعا

قوت قدسیہ کا ایک شیریں پھل اور عظیم تحفہ قبولیت دعا بھی ہے جس سے بنی نوع انسان کو دنیاوی طور پر بھی اور روحانی طور پر بھی فائدہ پہنچتا ہے اور ہزاروں مجبور، بے بس و بے کس، پریشان حال، بیمار، بے اولاد اور دیگر کئی قسم کے ابتلاؤں اور مصیبتوں سے دوچار افراد قوت قدسیہ کے حامل خدا کے پیاروں سے دعائیں کرواتے اور اپنی پریشانیوں سے نجات پاتے اور اپنے ایمانوں میں ترقی کرتے ہیں۔ اور روحانی طور پر جب ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں تو مخلوق خدا شرک و بدعت، بدرسوم اور ہزار قسم کی روحانی بیماریوں سے نجات پا کر خدا کی مقرب بن جاتی ہیں۔ الغرض خدا کے مقرب، مامور اور مقبول بندوں کی دعائیں سب سے زیادہ قبولیت کا درجہ پاتی ہیں اور ان کی قوت قدسیہ، قبولیت دعا کے نشان کے طور پر عظیم الشان رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔

❁ ...... حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مقبولین حضرت عزت کے لئے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ **بہ نسبت دوسروں کے کثرت سے ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں** اور کوئی استجابت دعا کے مرتبہ میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہزارہا میری دعائیں قبول ہوئی ہیں اگر مَیں سب کو لکھوں تو ایک بڑی کتاب ہو جائے''۔

(حقیقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ334)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ نے بھی قبولیت دعا کے عظیم الشان نشان اور نمونے دکھلائے کہ جس پر کئی کتب لکھی جا سکتی ہیں۔ آپؑ اس نشان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میری دعائیں کُل دنیا سے زیادہ قبول ہوئی ہیں''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 564 جدید ایڈیشن)

''ہم تجربہ سے کہتے ہیں کہ ہماری ہزارہا دعائیں قبول ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 93 جدید ایڈیشن)

قبولیت دعا کا چیلنج

پھر دنیا اور تمام قوموں اور مذاہب کو اپنے مقابل پر قبولیت دعا کا چیلنج دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

❁ ...... ''اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اُتر سکے تو مَیں جھوٹا ہوں''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ344)

❁ ......''**مَیں کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔** مَیں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں اور ان کا میرے پاس ثبوت ہے''۔

(ضرورة الامام۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ497)

❁ ...... ''اگر تمام دنیا ایک طرف ہو اور ایک طرف صرف مَیں کھڑا کیا جاؤں اور کوئی ایسا امر پیش کیا جائے جس سے خدا کے بندے آزمائے جاتے ہیں تو مجھے اس مقابلہ میں خدا غلبہ دے گا اور ہر ایک پہلو کے مقابلہ میں خدا میرے ساتھ ہوگا اور ہر ایک میدان میں وہ مجھے فتح دے گا''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ598)

❁ ...... ''اگر میرے مقابل پر تمام دنیا کی قومیں جمع ہو جائیں اور اس بات کا بالمقابل امتحان ہو کہ کس کو خدا غیب کی خبریں دیتا ہے اور کس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کس کی مدد کرتا ہے اور کس کے لئے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے تو مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں ہی غالب رہوں گا۔ کیا کوئی ہے کہ اس امتحان میں میرے مقابل پر آوے''۔

(حقیقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ181-182)

دعاؤں کی بے شمار اقسام ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے کیں اور آپ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں وہ عرش الٰہی تک پہنچیں اور بارگاہ ایزدی میں قبولیت کا شرف اور مرتبہ پایا۔ اُن میں سے بعض اقسام ایسی بھی تھیں جو بظاہر ناممکن اور محال امور پر مشتمل تھیں اور ان امور میں مبتلا لوگ مایوس اور ناامید ہو چکے تھے اور کوئی صورت اُن سے خلاصی کی نظر نہیں آتی تھی۔ چند اقسام درج ذیل ہیں۔

1۔ بے اولادوں کے لئے دعا۔

2۔ کاروبار میں یا رزق میں ترقی اور فراوانی کی دعائیں۔

3۔ کئی قسم کی پیچیدہ اور لاعلاج امراض اور بعض وہ بیماریاں جن کے بارہ میں ڈاکٹر نہ صرف لاعلاج بلکہ چند روزہ مہمان قرار دے چکے تھے۔ (اس کی تفصیل آگے شفاء الامراض کے عنوان کے تحت آئے گی)۔

4۔ اولاد، عزیزوں، رشتہ داروں کے بارہ میں دعائیں۔

5۔ اپنی ذات کے بارہ میں یا بعض مواقع پر اپنی بیماری کے بارہ میں دعائیں۔

6۔ اپنی جماعت کی ترقی کے لئے دعائیں۔

7۔ نوع انسانی کی ہدایت اور پاک تبدیلی کے بارہ میں۔

8۔ مخالفین اور دشمنوں کی ناکامی کے بارہ میں۔

9۔ کئی قسم کے دکھوں، ابتلاؤں، پریشانیوں اور مقدموں میں مبتلا لوگوں کے لئے۔

10۔ نوکری ملنے، ترقی ملنے یا نوکری پر بحالی کے سلسلہ میں دعائیں وغیرہ۔

ان تمام امور کے متعلق قبولیت دعا کے نشان کے طور پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بہت سی کتب میں بہت سے واقعات لکھے ہیں۔ اس کے علاوہ 'سیرت المہدی'، 'تاریخ احمدیت' اور 'اصحاب احمد' کی جلدیں اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہیں۔ ان تمام امور کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''لوگ اس امر کو بھی جھوٹ جانیں گے جو ہم نے لکھ دیا ہے کہ میری تیس ہزار دعائیں کم از کم قبول ہوئی ہیں۔ مگر میرا خدا خوب جانتا ہے کہ یہ سچ ہے اور اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں کیونکہ ہر ایک کام کے لئے خواہ دینی ہو یا دنیوی دعا کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُسے موزوں اور طیّب بنا دیا ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 184 جدید ایڈیشن)

پھر فرمایا:

''انسانوں کو اپنی دعا اور توجہ سے مشکلات سے رہائی دینا، بیماریوں سے صاف کرنا اور دشمنوں سے خلاصی دینا اور فقر و فاقہ سے چھڑانا اور برکات عامہ دنیوی کے پیدا ہونے کا موجب ہونا۔

سو اس میں بھی مَیں کمال دعویٰ سے کہتا ہوں کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے میری ہمت اور توجہ اور دعا سے لوگوں پر برکات ظاہر کی ہیں اس کی نظیر دوسروں میں ہرگز نہیں ملے گی۔ ...... **مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر اس بات کو جانتا ہوں کہ جو دنیا کی مشکلات کے لئے میری دعائیں قبول ہو سکتی ہیں دوسروں کی ہرگز نہیں ہو سکتیں۔** ...... اگر ایک دنیا جمع ہو کر میرے اس امتحان کے لئے آوے تو مجھے غالب پائے گی''۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ406-407)

قبولیت دعا کی صرف یہاں ایک مثال بیان کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے تا کہ مضمون لمبا نہ ہو۔ وہ مثال دنیا کی اصلاح کے لئے آپ کی مضطربانہ دعائیں اور ان کی قبولیت کی مثال ہے۔ اس مثال سے یہ بھی پتہ چلے گا کہ آپ کے دل میں بنی نوع انسان کی اصلاح، ہدایت اور بہتری و بھلائی کے لئے کس قدر جوش، تڑپ اور ہمدردی پائی جاتی تھی کہ مخلوق خدا کو مُردہ پرستی، شرک اور ہلاکت کی راہوں سے نجات دلائی جائے اور دنیا کی تاریکی کو نور سے بدل کر خدا کے آستانے پر لا کھڑا کیا جائے۔ چنانچہ آپ اپنی بے قراری، تڑپ اور جوش و درد کا اظہار یوں فرماتے ہیں:

''مَیں دیکھتا ہوں کہ جس کام کے لئے اُس نے مقرر کیا ہے اس کے حسب حال جوش اور سوزش بھی میرے سینہ میں پیدا کر دی ہے۔ مَیں بیان نہیں کر سکتا کہ اس ظلم صریح کو دیکھ کر جو ایک عاجز انسان کو خدا بنایا گیا ہے میرے دل میں کس قدر درد اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ ہزاروں ہزار انسان ہیں جو اپنے اہل و عیال اور دوسری حاجتوں کے لئے دعائیں کرتے اور تڑپتے ہیں۔ مگر مَیں سچ کہتا ہوں کہ میرے لئے اگر کوئی غم ہے تو یہی ہے کہ نوع انسان کو اس ظلم صریح سے بچاؤں کہ وہ ایک عاجز انسان کو خدا بنانے میں مبتلا ہو رہی ہے اور اُس سچے اور حقیقی خدا کے سامنے اُن کو پہنچاؤں جو قادر اور مقتدر خدا ہے۔

...... میری بڑی دعا اور آرزو یہی ہے کہ مَیں اس باطل کا استیصال دیکھ لوں جو خدا تعالیٰ کی مسند پر ایک عاجز انسان کو بٹھایا جاتا ہے اور حق ظاہر ہو جاوے۔ مَیں اس جوش اور درد کو جو مجھے اس حق کے اظہار کے لئے دیا گیا ہے بیان کرنے کے واسطے الفاظ نہیں پاتا۔ ...... مَیں اپنے قادر خدا پر پورا یقین رکھتا ہوں کہ جس بات کے لئے اس نے میرے دل میں یہ جوش اور اضطراب ڈالا ہے وہ اس کو ضائع نہیں کرے گا اور زیادہ دیر تک دنیا کو تاریکی میں نہیں رہنے دے گا''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ646-647 جدید ایڈیشن)

پھر فرماتے ہیں:

''اس وقت دنیا بہت تاریکی میں پھنسی ہوئی ہے اور اس کو مُردہ پرستی نے ہلاک کر ڈالا ہے۔ لیکن اب خدا نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ دنیا کو اس ہلاکت سے نجات دے اور اس تاریکی سے اس کو روشنی میں لاوے۔ یہ کام بہتوں کی نظروں میں عجیب ہے مگر جو یقین رکھتے ہیں کہ خدا قادر ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ خدا جس نے ایک کُن کہنے سے سب کچھ کر دیا کیا قادر نہیں کہ اپنے قدیم ارادہ کے موافق ایسے اسباب پیدا کرے جو لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کو دنیا تسلیم کر لے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ648 جدید ایڈیشن)

پھر اپنے منظوم کلام میں اپنی اس بیقراری، تڑپ اور درد کا اظہار اپنے رب کے حضور یوں فرماتے ہیں ؎

دیکھ سکتا ہی نہیں مَیں ضُعفِ دینِ مصطفیٰؐ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے
چھا رہا ہے ابرِ یاس اور رات ہے تاریک و تار
کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
خاک میں ہوگا یہ سر گر تُو نہ آیا بن کے یار
ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آمیرے اے ناخدا
آ گیا اس قوم پر وقتِ خزاں اندر بہار
اے خدا تیرے لئے ہر ذرّہ ہو میرا فدا
مجھ کو دکھلا دے بہارِ دیں کہ مَیں ہوں اشکبار
ہر طرف سے پڑ رہے ہیں دینِ احمد پر تبر
کیا نہیں تم دیکھتے قوموں کو اور اُن کے وہ وار
اے خدا شیطان پر مجھ کو فتح دے رحمت کے ساتھ
وہ اکٹھی کر رہا ہے اپنی فوجیں بے شمار
دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل سوچ کر
اے میری جاں کی پنہ فوجِ ملائک کو اُتار
بسترِ راحت کہاں ان فکر کے ایّام میں
غم سے ہر دن ہو رہا ہے بدتر از شب ہائے تار
کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
مہر و ماہ کی آنکھ غم سے ہوگئی تاریک و تار
صد ہزاراں آفتیں نازل ہوئیں اسلام پر
ہوگئے شیطاں کے چیلے گردنِ دیں پر سوار
مجھ کو دے اک فوق عادت اے خدا جوش و تپش
جس سے ہو جاؤں مَیں غم میں دیں کے اک دیوانہ وار
وہ لگا دے آگ دل میں میرے ملّت کے لئے
شعلے پہنچیں جس سے ہر دم آسماں تک بے شمار
اک کرم کر پھیر دے لوگوں کو فرقاں کی طرف
نیز دے توفیق تا وہ کچھ کریں سوچ اور بچار

ایک اور نظم میں اپنی دلی کیفیت، اپنی بے قراری و اضطراب کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں ؎

دیں کے غموں نے مارا اب دل ہے پارہ پارہ
دلبر کا ہے سہارا ورنہ فنا یہی ہے
ہم مر چکے ہیں غم سے کیا پوچھتے ہو ہم سے
اُس یار کی نظر میں شرطِ وفا یہی ہے
برباد جائیں گے ہم گر وہ نہ پائیں گے ہم
رونے سے لائیں گے ہم دل میں رجا یہی ہے
دیں غار میں چھُپا ہے اک شور کفر کا ہے
اب تم دعائیں کر لو غارِ حرا یہی ہے
اس دیں کی شان و شوکت یاربّ مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے

❁......الغرض دین اسلام کے لئے آپ کی یہ تڑپ، آہ وزاری اور نعرہ ہائے روز وشب ملاء اعلیٰ پر سنے گئے اور عرش الٰہی حرکت میں آ گیا اور خدائے عزوجل نے آپ کو تسلی دی اور غلبۂ دینِ حق کی بشارات دیں۔ جس پر آپ نے قوم کو یہ مژدہ جانفزا سنایا:

''مجھے یہ بشارت دی گئی ہے کہ یہ عظیم الشان بوجھ جو میرے دل پر ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہلکا کر دے گا اور ایک حیّ وقیوم خدا کی پرستش ہونے لگے گی۔ وہ خدا جو ہماری ہزاروں دعائیں قبول کرتا ہے کبھی ہو سکتا ہے کہ وہ دعائیں جو اس کے جلال اور آنحضرت ﷺ کی بزرگی کے اظہار کے لئے ہم کرتے ہیں قبول نہ کرے؟ نہیں وہ قبول کرتا ہے اور کرے گا۔......مَیں دیکھتا ہوں کہ اب وہ وقت قریب آ رہا ہے اور اس کی خوشبو دار ہوائیں آ رہی ہیں اور مجھے معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری اُن دعاؤں کو جو مَیں ایک عرصہ دراز سے کر رہا ہوں قبول کر لیا ہے......مجھے کامل یقین......ہے کہ مصنوعی خدا کے خاتمہ کا وقت آ گیا ہے۔ اس وقت ان باتوں پر ایمان لانا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے......مگر ایک وقت آتا ہے کہ لوگ ان باتوں کو دیکھ لیں گے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 647 جدید ایڈیشن)

چرخ تک پہنچے ہیں میرے نعرہ ہائے روز وشب
شکر للہ میری بھی آہیں نہیں خالی گئیں
آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ مَیں کرتا ہوں اُس کا انتظار
آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

پھر عملی ثبوت اس قبولیت کا دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میری طرف سے یہ دعا تھی کہ اے میرے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ۔ جیسا کہ اب مَیں اکیلا ہوں اور تجھ سے بہتر کون وارث ہے یعنی اگرچہ مَیں اس وقت اولاد بھی رکھتا ہوں اور والد بھی اور بھائی بھی لیکن روحانی طور پر ابھی مَیں اکیلا ہی ہوں اور تجھ سے ایسے لوگ چاہتا ہوں جو روحانی طور پر میرے وارث ہوں............ سو خدا کا شکر ہے کہ پنجاب اور ہندوستان سے ہزارہا سعید لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور ایسا ہی سرزمین ریاست امیر کابل سے بہت سے لوگ میری بیعت میں داخل ہوئے ہیں اور میرے لئے یہ عمل کافی ہے کہ **ہزارہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی ہے**......اورمَیں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ **میرے ہزارہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد اُن میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے**''۔

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 249)

قوتِ قدسیہ اور نشانات

اس زمانہ کی تاریکی کو نور سے بدلنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بیشمار نشان ظاہر فرمائے جو آپ کی قوت قدسیہ پر بھی دلالت کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

''وہ خدا جو اپنے وجود کو بے دلیل نہیں چھوڑتا۔ وہ جیسا کہ تمام نبیوں پر ظاہر ہوا اور ابتداء سے زمین کو تاریکی میں پا کر روشن کرتا آیا ہے اُس نے اِس زمانہ کو بھی اپنے فیض سے محروم نہیں رکھا۔ بلکہ جب دنیا کو آسمانی روشنی سے دُور پایا تب اُس نے چاہا کہ زمین کی سطح کو ایک نئی معرفت سے منور کرے اور نئے نشان دکھائے اور زمین کو روشن کرے تو اُس نے مجھے بھیجا''۔

(تحفۂ قیصریہ۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 283)

یوں تو نشانات کی بے شمار قسمیں ہیں جنہیں اگر لکھا جائے تو کئی کتب تیار ہو سکتی ہیں۔ کئی نشانوں کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اپنی کتب میں بھی لکھا ہے۔ اس ضمن میں اب تک جو بیان ہو چکا ہے وہ بھی آپ کے نشانوں میں شامل ہے اور آئندہ بھی مختلف عناوین کے تحت جو کچھ لکھا جائے گا وہ بھی آپ کے نشان ہی ہیں۔ سب سے بڑھ کر آپ کی شخصیت اور آپ کا وجود مبارک خود ایک نشان ہے۔ بہرحال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ان نشانوں کو اپنی سچائی کی دلیل قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میرے سچے ہونے کی یہی نشانی ہے جو مجھ سے وہ نشان ظاہر ہوتے ہیں جو انسانی طاقتوں سے برتر ہیں''۔

(تحفۂ قیصریہ۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 276)

❁......پھر فرمایا:

''اگر میرے لئے خدا کے نشان ظاہر نہیں ہوئے اور آسمان اور زمین نے میری گواہی نہیں دی تو مَیں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میرے لئے خدا کے نشان ظاہر ہوئے ہیں اور نیز زمانہ نے میری ضرورت کو ظاہر کر دیا ہے تو میرا انکار تیز تلوار کی دھار پر ہاتھ مارنا ہے''۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 48)

''میری تائید میں خدا تعالیٰ کے نشانوں کا ایک دریا بہہ رہا ہے جس سے یہ لوگ بے خبر نہیں ہیں۔ اور کوئی مہینہ شاذ و نادر ایسا گزرتا ہوگا جس میں کوئی نشان ظاہر نہ ہو۔ ان نشانوں پر کوئی نظر نہیں ڈالتا۔ نہیں دیکھتے کہ خدا کیا کہہ رہا ہے؟''۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 199)

بعض نشانوں کی اقسام

جیسا کہ شروع میں لکھا جا چکا ہے ان نشانوں کی بے شمار اقسام ہیں۔ زمینی نشان، آسمانی نشان، قبولیت دعا کے نشان، دشمنوں کی ہلاکت اور ناکامی کے بے شمار نشان، مریضوں کی شفایابی اور بے اولادوں کو اولاد عطا ہونے اور کاروبار میں ترقی، معزولی سے بحالی اور دکھوں اور پریشانیوں سے نجات، مقدموں میں بریت اور کامیابی اور ہزارہا قسم کے نشان شامل ہیں جو آپ نے دکھائے۔

❁......ان میں سے چند ایک کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

''خدا نے نشانوں کے دکھلانے میں کوئی فرق نہیں کیا۔ دوستوں کے لئے بھی نشان ظاہر ہوئے اور دشمنوں کی تنبیہ کے لئے بھی۔ اور میری ذات کے متعلق بھی۔ اور ایسا ہی میری اولاد کے متعلق بھی نشان ظہور میں آئے اور جس طرح زمین کا ایک بڑا حصہ سمندر سے بھرا ہوا ہے ایسا ہی یہ سلسلہ خدا کے نشانوں سے بھر گیا۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں کوئی نہ کوئی نشان ظاہر نہ ہو اور ہر ایک پیشگوئی کسی نہ کسی نشان پر مشتمل ہوتی ہے۔

اورمَیں نے اس رسالہ میں دس ہزار نشان کا صرف نمونہ کے طور پر ذکر کیا ہے ورنہ اگر وہ سب تحریر کئے جائیں تو وہ کتاب جس میں وہ قلمبند ہوں ہزار جزو سے بھی زیادہ ہو جائے گی۔ کیا اس قدر غیب کا موج در موج ظاہر ہونا کسی مُفتری کے کاروبار میں ممکن ہے؟

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 411)

پھر فرماتے ہیں:

''خدا نے مجھے چار نشان دئے ہیں:

❁......مَیں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی فصاحت و بلاغت کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

❁......مَیں قرآن شریف کے حقائق ومعارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

❁......مَیں کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

❁......مَیں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ یہ خدا تعالیٰ کی گواہیاں میرے پاس ہیں......ان تمام وجوہ سے مَیں امام الزمان ہوں اور خدا میری تائید میں ہے''۔

(ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 497)

نشان نمائی کا چیلنج

پھر آپ نے تمام مذاہب، تمام مخالفین اور تمام دنیا کو چیلنج دئے کہ آؤ اور نشان نمائی میں میرا مقابلہ کرو اور دیکھو کہ روئے زمین پر خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نشان کس کے ساتھ ہیں۔ مگر افسوس۔

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہرچند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

آپؑ فرماتے ہیں:

❁......''میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں......اٹھو اور تمام دنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں سے یا سکھوں میں سے یا یہودیوں میں سے یا کسی اور فرقہ میں سے کوئی ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کو دکھلانے......میں میرا مقابلہ کر سکے''۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 267)

❁......''وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے۔ اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے تو مَیں جھوٹا ہوں''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 344)

❁......''اب بھی نشانوں کا سلسلہ شروع ہے۔ آسمان نشان ظاہر کر رہا ہے، زمین نشان ظاہر کر رہی ہے اور مبارک وہ جن کی آنکھیں اب بند نہ رہیں''۔

(ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 496)

❁......''کیا زمین پر کوئی ایسا انسان زندہ ہے کہ جو نشان نمائی میں میرا مقابلہ کر کے مجھ پر غالب آ سکے۔ مجھے اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اب تک دو لاکھ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور شاید دس ہزار کے قریب یا اس سے زیادہ لوگوں نے پیغمبر ﷺ کو خواب میں دیکھا اور آپؐ نے میری تصدیق کی اور اس ملک میں جو بعض نامی اہل کشف تھے جن کا تین تین چار چار لاکھ مرید تھا اُن کو خواب میں دکھلایا گیا کہ یہ انسان خدا کی طرف سے ہے''۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 36)

❁......''مَیں دیکھتا ہوں کہ اگر میرے مقابل پر تمام دنیا کی قومیں جمع ہو جائیں وراس بات کا بالمقابل امتحان ہو کہ کس کو خدا غیب کی خبریں دیتا ہے اور کس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کس کی مدد کرتا ہے اور کس کے لئے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے تو مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں ہی غالب رہوں گا۔ کیا کوئی ہے؟!! کہ اس امتحان میں میرے مقابل پر آوے؟''۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 181-182)

مستقبل میں نشانوں کے ظہور کی پیشگوئی اور انتباہ

صرف یہی نہیں کہ آپ کی زندگی میں یہ نشان ظاہر ہوئے اور پھر یہ سلسلہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا۔ ایسا ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ سلسلہ نشانوں کا ابھی تک جاری وساری ہے اور مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

❁......''دیکھو مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ **ہزاروں نشان میری تصدیق کے ظاہر ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں اور آئندہ ہوں گے۔** اگر یہ انسان کا منصوبہ ہوتا تو اس قدر تائید اور نصرت اس کی ہرگز نہ ہوتی......توبہ کرو کہ خدا کے دن نزدیک ہیں اور وہ نشان ظاہر ہونے والے ہیں جو زمین کو ہلا دیں گے''۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 48)

❁......''مَیں بار بار کہتا ہوں کہ توبہ کرو کہ زمین پر اس قدر آفات آنے والی ہیں کہ جیسا کہ ناگہانی طور پر ایک سیاہ آندھی آتی ہے......خدا عناصر اربعہ میں سے ہر ایک عنصر میں نشان کے طور پر ایک طوفان پیدا کرے گا اور دنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئیں گے یہاں تک کہ وہ زلزلہ آ جائے گا جو قیامت کا نمونہ ہے۔ تب ہر قوم میں ماتم پڑے گا کیونکہ انہوں نے اپنے وقت کو شناخت نہ کیا۔ یہی معنی خدا کے اس الہام کے ہیں کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا''۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 199-200)

❁......''خدا تعالیٰ نے مجھے صرف یہی خبر نہیں دی کہ پنجاب میں زلزلے وغیرہ آفات آئیں گی کیونکہ مَیں صرف پنجاب کے لئے مبعوث نہیں ہوا بلکہ جہاں تک دنیا کی آبادی ہے ان سب کی اصلاح کے لئے مامور ہوں۔ پس **مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ آفتیں اور یہ زلزلے صرف پنجاب سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ تمام دنیا ان آفات سے حصہ لے گی اور جیسا کہ امریکہ وغیرہ کے بہت حصے تباہ ہو چکے ہیں یہی گھڑی کسی دن یورپ کے لئے درپیش ہے** اور پھر یہ ہولناک دن پنجاب اور ہندوستان اور ہر ایک حصہ ایشیا کے لئے مقدر ہے۔ جو شخص زندہ رہے گا وہ دیکھ لے گا''۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 حاشیہ صفحہ 200)

جب سے یہ پیشگوئی کی گئی اس کے بعد سے کس قدر آفات، زلزلے، سیلاب، سمندری طوفان اور دوسری تباہیاں (بیماریوں، جنگوں اور حادثات کے ذریعہ) دنیا پر آ چکی ہیں جو قیامت کا نمونہ تھیں۔ حال ہی میں سونامی

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم یہاں اسلام سیکھنے اور اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کے عہد کی تجدید کرنے کے لئے آئے ہیں۔

حدیقۃ المہدی میں ہمارا یہ پہلا جلسہ ہے۔اس علاقہ کے بہت سے لوگوں کی نظریں آپ پر ہیں۔پس اپنے اعلیٰ اخلاق سے ان لوگوں کے دلوں میں اپنے لئے، جماعت کے لئے اور اسلام کے لئے پیار اور محبت کے جذبات پیدا کردیں۔

ان دنوں کو بالخصوص ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں۔آج اُمّت مسلمہ پر مخالفین اسلام طاقتوں کی طرف سے ظالمانہ کارروائیاں کی جارہی ہیں۔ان کا مداوا آپ کی دعاؤں نے ہی کرنا ہے۔اس لحاظ سے بھی بہت دعائیں کریں۔

اللہ ہم میں سے ہر ایک میں یہ روح پیدا کردے کہ حقیقت میں ہم نے مسیح ومہدی کے خوبصورت باغ کا خوبصورت، خوشبودار اور خوش رنگ پھول اور پھل بننا ہے۔

(حدیقۃ المہدی میں منعقد ہونے والے پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر میزبانوں اور خصوصیت سے مہمانوں کے لئے نہایت اہم زریں نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 28/جولائی 2006ء بمطابق 28/وفا 1385 ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی۔ہمپشائر (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج شام سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ باقاعدہ شروع ہو رہا ہے۔جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں جلسہ سالانہ کا آغاز تو عملاً جلسہ کی تیاریوں سے شروع ہوجاتا ہے، جب کارکنوں میں یہ احساس پیدا ہوجائے کہ جلسہ آرہا ہے اور ہم اس کی تیاری کررہے ہیں اور پھر مہمانوں کی آمد کے ساتھ یہ احساس بڑھنا شروع ہوجاتا ہے۔اس دفعہ مہمان کچھ جلدی آنے شروع ہوگئے تھے اس لئے جلسے کی رونقیں بھی جلد نظر آنے لگ گئی تھیں۔

جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبے میں کہا تھا کہ اس دفعہ پاکستان وغیرہ ممالک سے بہت بڑی تعداد ایسے مہمانوں کی آئی ہے جو کہ پہلی دفعہ ملک سے باہر نکلے ہیں یا یہاں آئے ہیں اور ایک خاصی تعداد سادہ مزاج اور دیہاتی لوگوں کی ہے اس لئے ان کی مہمان نوازی میں اس سادگی کی وجہ سے فرق نہیں آنا چاہئے۔لیکن ان آنے والے مہمانوں کو بھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ ایک خاص مقصد لے کر اس جلسے میں شامل ہو رہے ہیں، آپ لوگوں کے ذہنوں میں یہ چیز راسخ ہونی چاہئے، یہ بات ہر وقت ہمیشہ رہنی چاہئے کہ آپ کے یہاں آنے کا مقصد کسی دنیاوی میلے میں شامل ہونا نہیں بلکہ اپنی روحانی ترقی کے لئے آئے ہیں۔

آنے والے مہمانوں میں ایک بڑی تعداد اور اکثریت تو یہاں UK میں رہنے والے احمدیوں کی ہے پھر ایک خاصی تعداد جرمنی اور یورپ کے ممالک کے رہنے والے احمدیوں کی ہے جو یہاں آتے ہیں` پھر اس کے بعد پاکستان اور ہندوستان کے احمدی ہیں جن میں سے ایک بڑی تعداد، جیسا کہ میں نے کہا ،پہلی دفعہ یہاں آئی ہے اور یہاں کے حالات اور بعض طور طریقوں سے ناواقف ہیں۔کچھ ہر سال آنے والے مہمان بھی ہیں جن کے عزیز رشتہ دار یہاں ہیں۔پھر دنیا کے مختلف ممالک جن میں افریقہ، ایشیا، روس وغیرہ کے ممالک شامل ہیں، ان میں سے احمدی بھی اور بعض مہمان بھی ہمارے جلسے میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے ہیں۔

تو جہاں تک غیر از جماعت مہمانوں کا تعلق ہے ان کی مہمان نوازی کرنا صرف باقاعدہ ڈیوٹی پر مقرر کارکنان کا کام نہیں ہے بلکہ جن کے ساتھ وہ مہمان آئے ہیں وہ بھی ان کی ضروریات کا خیال رکھیں کیونکہ یہ آپ کی ذمہ داری ہے، باقی جو احمدی مہمان ہیں ان کو میں ان کی بعض ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہاں UK کے رہنے والے احمدی اور اسی طرح یورپ کے ممالک کے رہنے والے احمدیوں کے بعض رشتہ دار، دوست، واقفکار مختلف شعبہ جات میں ڈیوٹی دے رہے ہوں گے۔تو آپ لوگ جو اس مقصد کے لئے آئے ہیں کہ اس روحانی ماحول سے فائدہ اٹھائیں اور جلسے کی برکات سے فیضیاب ہوں تو آپ کا یہ کام ہے کہ اپنی توجہ اسی مقصد پر مرکوز رکھیں۔نہ تو آپ کو ان تین دنوں میں کسی بھی واقفکار کارکن سے غیر ضروری توقعات ہونی چاہئیں کہ وہ آپ کی رائج طریق سے ہٹ کر مہمان نوازی یا خدمت کرے، نہ ہی آپ ان کارکنوں کو مجبور کریں۔بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ اپنے واقفکار کارکن سے غلط توقعات وابستہ کرلیتے ہیں اور جب وہ اپنی ڈیوٹی کی مجبوری کی وجہ سے وہ توقعات پوری نہ کرسکیں تو پھر شکوے، شکایتیں شروع ہوجاتی ہیں کہ دیکھیں جی فلاں رشتہ دار نے، فلاں میرے قریبی نے میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔تو جہاں میزبانوں کو، مہمانوں کی مہمان نوازی کرنے والوں کو، مختلف قسم کی ڈیوٹیاں دینے والوں کو یہ حکم ہے کہ مہمان کی عزت اور احترام اور اکرام کریں، انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائیں، ان سے خوش خلقی سے پیش آئیں، وہاں مہمان کو بھی یہ حکم ہے کہ تم بھی بلاوجہ خدمت کرنے والوں پر، گھر والوں پر جن کے گھر تم ٹھہرے ہوئے ہو، کسی قسم کا بوجھ نہ بنو، ان سے غلط توقعات وابستہ نہ کرو۔نظام جماعت نے

ان ڈیوٹی دینے والوں کی بعض حدود مقرر کی ہوئی ہیں ان حدود سے نکل کر غلط طور پر ان کی حمایت لینے کی کوشش نہ کرو اور ان کام کرنے والوں کے احسانمند ہوں اور ان سے خوش خلقی سے پیش آنے کی کوشش کریں۔

اسی طرح جو لوگ لندن میں باہر کے ممالک سے آکر یا یہاں دوسرے شہروں سے آکر اپنے رشتہ داروں کے پاس، عزیزوں کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں وہ بھی ان کے احسانمند ہوں اور ان کی مہمان نوازی پر شکر گزاری کے جذبات رکھیں۔ یہ خوش خلقی، لحاظ اور احسانمندی اور شکر گزاری جب مہمانوں کی طرف سے بھی ہوگی تو تب اس معاشرے کی بنیاد پڑے گی جو خدا کی خاطر ایک دوسرے سے تعلق جوڑنے اور اللہ اور رسول کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کا معاشرہ ہوتا ہے جو ان تعلیمات پر عمل کرنے والا ہوتا ہے۔

دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اکرام ضیف یا مہمان نوازی یا مہمان کے عزت و احترام کا اس قدر خیال رکھتے تھے کہ کہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ناراض مہمان کو منانے کے لئے اس کے پیچھے تیز تیز جا رہے ہیں تا کہ اس کو پکڑ کر لائیں اور اسے منائیں۔ کہیں رات کو موسم کی خرابی کے باوجود، شدت کے باوجود، مہمان کے لئے دودھ لے کر آ رہے ہیں۔ کہیں مہمانوں کے لئے اپنے گھر کے تمام بستر بھی دے کر بیوی بچوں سمیت سردی میں رات گزار رہے ہیں۔ کہیں مہمانوں کو فرماتے ہیں کہ تکلّف نہ کیا کرو جو ضرورت ہو اس کا اظہار کر دو تا کہ تکلیف نہ ہو۔ کبھی لنگر خانے والوں کو فرما رہے ہیں کہ مختلف علاقے کے لوگوں کے مزاج اور خوراک کی عادات مختلف ہوتی ہیں ان کا خیال کیا کرو اور ان سے پوچھ کر ان کے مزاج کے مطابق خوراک تیار کر دیا کرو۔ بعض مہمانوں کے پان وغیرہ تک کا خیال فرما رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم خوش ہوتے ہیں جب مہمان تشریف لائیں اس لئے مہمان بھی بوجھ نہ سمجھا کریں۔ اور یہ سب نمونے آپؑ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اُسوہ پر چلتے ہوئے دکھاتے ہیں اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی نظام بھی یہی کوشش کرتا ہے کہ مہمان نوازی کی اعلیٰ مثالیں قائم کرے اور انفرادی طور پر جن لوگوں کے گھروں میں مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں وہ بھی یہی جذبہ دکھاتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں۔

لیکن یہاں میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جلسے کے دنوں میں کیونکہ رش بہت زیادہ ہوتا ہے، بہت بڑی تعداد ہوتی ہے اور آجکل تو دنیائے احمدیت کے ہر ملک سے مختلف طبقات سے لوگ آتے ہیں اور نظام جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ایک کی مہمان نوازی کرتا ہے۔ کوشش یہ ہوتی ہے کہ بعض قوموں کے جو معززین ہوتے ہیں ان کی رہائش اور خوراک کے انتظام کو جس حد تک آرام دہ بنایا جا سکتا ہے بنایا جائے کہ یہ بھی حکم ہے کہ جب تمہارے پاس کسی قوم کے معزز لوگ آئیں تو ان کو عزت دو اور احترام سے پیش آؤ۔ لیکن اس کے علاوہ احمدیوں کی بھی ان کے مزاج کے مطابق مہمان نوازی ہوتی ہے۔

جماعتی نظام کے تحت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لنگر اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ مختلف طبائع، مزاج اور علاقوں کے رہنے والوں کے لئے ان کی پسند کی خوراک مہیا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن پھر بھی انتظام میں کمیاں رہ سکتی ہیں۔ اگر کسی وقت کسی کی صحیح طور پر مہمان نوازی نہ ہو سکے، کہیں کمی رہ جائے، مزاج کے مطابق کھانا نہ ملے تو مہمان کا کام نہیں ہے کہ برا منائے۔ اگر مزاج کے مطابق نہیں ہے تو پھر بھی صبر شکر کر کے، بغیر انتظامیہ پر یا کام کرنے والے کارکنان پر اعتراض کئے، کھانا کھا لینا چاہئے یا پھر بغیر اعتراض کے وہاں سے آ جائیں اور کسی کارکن کو یہ احساس نہ ہونے دیں کہ تمہارا کھانا میرے پسند یا معیار کے مطابق نہیں ہے اس لئے میں نہیں کھا رہا۔ بازار میں، یہاں جلسے کے دنوں میں بازار لگتے ہیں، مختلف قسم کی چیزیں ملتی ہیں وہاں جا کر اپنی خواہش پوری کر سکتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مہمان کو میزبان کی طرف سے جو کچھ پیش کیا جائے وہ خوشی سے کھائے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس طرح مہمانوں کا خیال رکھتے تھے لیکن ان دنوں میں جب رش ہوتا تھا، جلسے کے دن ہیں، کسی خاص مقصد کے لئے لوگ آئے ہوتے ہیں، آپؑ فرمایا کرتے تھے کہ تمام مہمانوں سے ایک جیسا سلوک کرو، اگر کسی کی خاص ضرورت ہے تو وہ اس ضرورت کو خود پوری کرے۔

چنانچہ ایک واقعہ کا یوں ذکر ملتا ہے۔ مولوی غلام حسن صاحب پشاوری اور ان کے ہمراہیوں کے لئے خاص طور پر چند کھانوں کا انتظام کرنے پر آپؑ نے فرمایا: ''میرے لئے سب برابر ہیں، اس موقع پر امتیاز اور تفریق نہیں ہو سکتی، سب کے لئے ایک ہی قسم کا کھانا ہونا چاہئے، یہاں کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہے، مولوی صاحب کے لئے الگ انتظام ان کی لڑکی کی طرف سے ہو سکتا ہے اور وہ اس وقت میرے مہمان ہیں اور سب مہمانوں کے ساتھ ہیں۔ اس لئے سب کے لئے ایک ہی قسم کا کھانا تیار کیا جائے۔ خبردار کوئی امتیاز کھانے میں نہ ہو''۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مرتبہ یعقوب علی عرفانیؓ جلد اول صفحہ157)

تو ایسے مہمانوں کے لئے یہ نصیحت ہے جو بعض دفعہ کھانے میں کسی قسم کی کمی کا احساس دلاتے ہیں۔ پھر بعض لوگ رہائش پر بھی اعتراض کر دیتے ہیں کہ ہمیں علیحدہ رہنے کی عادت ہے، ہمارے لئے علیحدہ انتظام ہونا چاہئے۔ تو جماعتی نظام کے تحت اگر آپ آئے ہیں تو پھر اس کو بخوشی قبول کرنا چاہئے جو جماعت کا انتظام ہے۔ ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ رہائشیں مقرر نہیں کی جا سکتیں۔ کوئی بڑا اور چھوٹا نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے خبردار کوئی امتیاز نہ ہو۔ تو مہمانوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ انتظامیہ بھی بعض دفعہ مجبور ہوتی ہے۔ اصل مقصد وہ روحانی غذا ہے جو کھانے کے لئے آپ یہاں آتے ہیں اس کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی نظام اب اتنا فعال ہے کہ مختلف ذریعوں سے کمیوں اور خامیوں کی نشاندہی ہو رہی ہوتی ہے۔ انتظامیہ خود اس طرف نظر رکھتی ہے اس لئے اگر کبھی کوئی ایسا موقع آ جائے تو ناراض نہ ہوں اور جیسا کہ میں نے کہا خوش خلقی کے مظاہرے کریں۔ ہر وقت ہر احمدی سے ان دنوں میں خوش خلقی کے مظاہرے ہونے چاہئیں۔ یہ جو ﴿قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ کا حکم ہے جس کا گزشتہ خطبہ میں میں نے کارکنوں کو توجہ دلاتے ہوئے ذکر کیا تھا، اس کے مخاطب آپ جلسے میں شامل ہونے والے بھی ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ مخاطب ہیں کیونکہ اکثریت تعداد تو شاملین کی ہوتی ہے۔ اگر ان شامل ہونے والوں کے اخلاق کے معیار کم ہو جائیں تو ماحول کا امن زیادہ خراب ہونے کا امکان ہے۔ شامل ہونے والے جہاں اپنے غصے کی وجہ سے یا کسی ایسی بات کی وجہ سے جو چبھنے والی اور کاٹ دار ہو، طنزیہ ہو، کارکنوں کے لئے تکلیف کا باعث بن رہے ہوتے ہیں وہاں ان کارکنوں کی ڈیوٹی دینے کی صلاحیتوں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور پھر انتظامیہ کے لئے بھی مشکلات کھڑی کرتے ہیں کیونکہ ہر ایک کا مزاج ایک جیسا نہیں ہوتا، باوجود اس کے کہ انتظامیہ بھی کوشش کرتی ہے اور یہی ان کی ہر وقت کوشش ہوتی ہے، میں بھی یاد دہانی کرواتا ہوں کہ کارکن ڈیوٹی دینے والے، یا دینے والیاں، عورتیں بچیاں کسی مہمان کی طرف سے کسی قسم کی بداخلاقی پر اسی طرح کے ردّعمل کا اظہار نہ کریں۔ لیکن پھر بھی بعض دفعہ ایسی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو جلسہ میں شامل ہونے والے مہمان کی ذرا سی بے احتیاطی اور جذبات پر کنٹرول نہ ہونا پورے ماحول کو خراب کر دیتا ہے۔ پھر ایسے شخص کے، جس نے ڈیوٹی دینے والے سے بدمزگی کی ہوتی ہے، حمایتی بھی پیدا ہوتے ہیں جو بعض دفعہ چھوٹی سی بات کو اور زیادہ بھڑکا دیتے ہیں۔ اس طرح ڈیوٹی دینے والے کے بھی حمایتی پیدا ہو جاتے ہیں اور ایک گروہ بندی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر شامل ہونے والے بعض ایسے ہوتے ہیں اور اِکّا دُکّا یہ واقعات ہو بھی جاتے ہیں کہ یہاں آپس میں پرانی رنجشوں کے حوالے سے ایک دوسرے پر طنزیہ فقرے چست کرنے سے لڑائی جھگڑے تک نوبت آ جاتی ہے۔ تو ایسے گھٹیا کام کرنے والے چاہے ایک دو گھر ہی ہوں، پورے ماحول کو خراب کر دیتے ہیں۔ اس لئے اس بات کا خیال رکھیں کہ جلسے کے ماحول میں کسی قسم کی ایسی بدمزگی پیدا نہ ہو جو ماحول پر برا اثر ڈالنے والی ہو۔ اگر ایسے ہی جذبات بھڑکے ہوئے ہیں اور کنٹرول نہیں ہے تو بہتر ہے پھر جلسے میں شامل نہ ہوں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسے کو خالصۃً للّٰہی جلسہ قرار دیا ہے اس لئے ہر آنے والا یہاں اس سوچ کے ساتھ آئے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی باتوں کو سننا اور انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق اپنی زندگی گزارنی ہے اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر رنجشیں کبھی پیدا نہیں ہونے دینی اور اپنی برداشت کو بڑھانا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اسلام کا ایک حسن یہ بھی ہے کہ انسان بیکار اور فضول باتوں کو چھوڑ دے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم یہاں اسلام سیکھنے اور اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کے عہد کی تجدید کرنے کے لئے آئے ہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بدیوں کو مٹانے کے لئے ایک دوسرے سے خوش اخلاقی اور حسن سلوک سے پیش آنا بھی ایک بڑا ذریعہ ہے۔ پس ان دنوں میں کوئی اگر بری بات بھی دیکھیں تو آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے پیش نظر صبر کریں اور ہمیشہ ہر ایک سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ اس سے بھی بدیاں دور ہوں گی، اس سے بھی آپ کے اخلاق مزید اَور بہتر ہوں گے۔

بعض دفعہ بعض باتیں تکلیف کا باعث بن جاتی ہیں اور خاص طور پر جب ایسی جگہ ہوں جہاں بہت سے لوگ ہوں تو شرمندگی کی وجہ سے انسان زیادہ غصے میں آ جاتا ہے، زیادہ غصے کا اظہار کر رہا ہوتا ہے۔ لیکن اس ماحول کو پرامن رکھنے کے لئے ہر ایک کو حوصلے اور صبر سے کام لینا چاہئے کیونکہ بات جتنی بڑھائیں، ماحول کو خراب کرتے چلے جائیں گے۔ اس ضمن میں ایک لطیفہ میں آپ کو سناتا ہوں جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض دفعہ کس طرح اپنے صحابہؓ کے اس قسم کے جوش کو جو غصہ کی وجہ سے ہوتا تھا دھیما کیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ''ایک دفعہ قادیان میں آوارہ کتے بہت ہو گئے، اس کی وجہ سے شور وغل بھی بہت رہتا تھا۔ پیر سراج الحق صاحب نے بہت سے کتوں کو زہر دے کر مار ڈالا۔ اس پر بعض لڑکوں نے پیر صاحب کو چڑانے کے لئے ان کا نام پیر کُتّے مار رکھ دیا۔ تو پیر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شکایت کی کہ لوگ مجھے کُتّے مار کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسکرائے اور فرمایا کہ اس میں کیا حرج ہے۔ دیکھیں حدیث شریف میں میرا نام (حضرت مسیح موعودؑ اپنے بارے میں بتاتے ہیں) سؤر مار لکھا ہے، کیونکہ مسیح کی تعریف میں آیا ہے کہ یَقْتُلُ

الْخِنْزِيْرَ تو پیر صاحب اس پر خوش ہو گئے''۔(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ 162-163) اور ان کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔

تو دیکھیں کس خوبصورتی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے غصے کو دور فرما دیا۔ پس اس ماحول میں جو کہ خالص روحانی ماحول تصور کیا جاتا ہے اگر کوئی غصہ دلانے والی بات سنیں بھی تو ٹال کر ماحول کو خوشگوار بنانے کی کوشش کریں۔ یہاں اس نئی جگہ پر حدیقۃ المہدی میں یہ ہمارا پہلا جلسہ ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اب شروع ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ اور شامل ہونے والے جتنا زیادہ اعلیٰ اخلاق اور قانون اور قواعد کی پابندی کا مظاہرہ کریں گے اُتنا زیادہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے آئندہ جلسوں کے یہاں انعقاد کے لئے آسانیاں پیدا ہوں گی۔ پس جہاں یہ ایک سچے احمدی مسلمان کی ذاتی ذمہ داری ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کا خیال رکھے وہاں یہ جماعتی ذمہ داری بھی بن گئی ہے کہ آپ کی ذرا سی حرکت، چاہے وہ جلسہ گاہ کے اندر ہو یا اس پورے حدیقہ کے کسی بھی کونے میں ہو یا باہر سڑک پر ہو، وہ صرف آپ کے اخلاق کا عکس نہیں دکھا رہی ہوتی بلکہ اس سے اس علاقے میں جماعتی تصویر ابھر رہی ہوگی۔ پس آپ سب کا یہ فرض ہے کہ کسی بھی رنگ میں کوئی ایسا موقع پیدا نہیں ہونے دینا جس سے علاقے میں کسی قسم کا غلط تصور جماعت کے بارے میں ابھرے، نہ ہی آپس کے معاملات میں، نہ ہی قریب کی آبادیوں کے ساتھ معاملات میں۔ بعض دفعہ ٹریفک وغیرہ کی وجہ سے بدمزگی ہو جاتی ہے، کبھی بھی موقع نہیں دینا کہ رش کی وجہ سے ٹریفک متاثر ہو یا آپ کسی قاعدہ قانون کو توڑنے والے ہوں۔ غلطی اگر دوسرے کی بھی ہو تو تب بھی آپ معافی مانگ لیں۔ یہی بات ہے جو آپ کے اعلیٰ اخلاق کا تصور اس علاقے میں قائم کرے گی۔ اس سال علاقے کے بہت سے لوگوں کی نظریں آپ پر ہیں۔ پس اپنے اعلیٰ اخلاق سے ان لوگوں کے دلوں میں اپنے لئے، جماعت کے لئے اور اسلام کے لئے پیار اور محبت کے جذبات پیدا کر دیں۔

ایک اور بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں، پاکستان سے یا دوسرے ممالک سے جو احباب آئے ہیں وہ یاد رکھیں کہ سوائے ان کے جو اپنے بچوں یا انتہائی قریبی عزیزوں کے ہاں ٹھہرے ہوئے ہیں باقی جو مہمان بھی ہیں وہ جلسے کے بعد جلد از جلد واپس اپنے وطن جانے کی کوشش کریں۔ جماعتی نظام کے تحت ان کی مہمان نوازی تو ہو رہی ہے لیکن مہمانوں کو بھی یہ حکم ہے کہ بلا وجہ کا بوجھ نہ بنو۔ بعض لوگ اس لئے بھی لمبا ٹھہر جاتے ہیں کہ رہنے کی جگہ تو جماعت نے دے دی ہے، کچھ عرصہ ٹھہر کر کچھ کام وغیرہ کر لیں گے تاکہ کرایہ پورا ہو جائے یا کچھ پیسے کما لئے جائیں۔ یہ سوچ جلسے کی نیت سے آنے والوں کی نہیں ہونی چاہئے۔ اگر یہ سوچ رکھنی ہے تو جماعت کے مہمان نہ ہوں پھر اپنا انتظام خود کریں۔ لیکن اس صورت میں بھی ویزے کی مدت ختم ہونے سے بہت پہلے واپس چلے جانا چاہئے۔ اول تو یہ سوچ ہی غلط ہے، اکثریت نے جو ویزے لئے ہوئے ہیں وہ یہ لکھ کر دے کر آئے ہیں کہ جلسے کے لئے جا رہے ہیں کیونکہ جس سے بھی مَیں نے پوچھا ہے اس نے یہی بتایا ہے۔ ایمبسی والوں نے آپ لوگوں پر اعتماد کر کے ویزا دیا ہے اور یہ اعتماد اس لئے ہے کہ جماعت کی ایک ساکھ ہے۔ پس اس بات کا بھی آپ لوگوں نے خیال رکھنا ہے کہ آپ کی ایسی حرکت سے جس کی قانون آپ کو اجازت نہیں دیتا جماعت کی بدنامی ہوتی ہے۔ پس کوشش کریں کہ جس للّٰہی مقصد کے لئے آپ نے سفر اختیار کیا ہے اس کو ہی صرف اور صرف مقصد رہنے دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔ اور جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے، یہ دعا کریں کہ اے اللہ ہم تجھ سے اس سفر میں بھلائی اور تقویٰ چاہتے ہیں۔ تو ہمیں ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی خاطر کئے گئے سفر جب ان دعاؤں سے بھرے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے آپ کی جھولیاں بھر دے گا۔ کیونکہ جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بے شمار دعائیں کی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کا وارث بنائے۔

ان دنوں میں جب آپ اس نیک مقصد کو پیش نظر رکھ کر دعائیں کر رہے ہوں گے اور کوئی دنیاوی لالچ یا خواہش آپ کے پیش نظر نہیں ہوگی اور اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے اور پیچھے رہنے والے سب عزیزوں کے لئے آنحضرت ﷺ کی یہ دعا کر رہے ہوں گے کہ اے ہمارے خدا! میں پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے، ناپسندیدہ اور بے چین کرنے والے مناظر سے، مال اور اہل و عیال میں برے نتیجے سے اور غیر پسندیدہ تبدیلی سے۔ تو خلوص نیت سے کی گئی یہ دعا آپ کے سفر کو ہمیشہ آسان رکھے گی اور آپ کے گھروں کو بھی خوشیوں سے بھرے گی۔ اور وہ سکون اور چین اور آنکھوں کی ٹھنڈک آپ کو اپنے گھر والوں اور اولاد کی طرف سے عطا کرے گی جو دنیا کمانے کی خواہش سے آپ کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس ان دنوں میں اپنے آپ کو ہر وقت ہر قسم کی دعاؤں اور نیک خواہشات سے بھرے رکھنے کی کوشش کریں۔ جلسہ کے پروگراموں کو غور سے اور توجہ سے سنیں، نمازوں کے اوقات میں 100 فیصد حاضری نمازوں کی ہونی چاہئے کیونکہ اس ماحول کے آداب اور تقدس کا یہی تقاضا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا تھا۔ اب دوبارہ بھی دوہراتا ہوں کہ ان دنوں کو بالخصوص ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں کیونکہ آج امت مسلمہ پر مخالفین اسلام طاقتوں کی طرف سے ظالمانہ کارروائیاں کی جا رہی ہیں، ان کا مداوا آپ کی دعاؤں نے ہی کرنا ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی بہت دعائیں کریں۔

کچھ اور بھی بعض ہدایات میں بتاتا ہوں۔ نعروں کے ضمن میں یاد رکھیں کہ ہر کوئی اپنی مرضی سے نعرے نہ لگائے۔ اگر کسی بات پر دل سے کوئی نعرہ پھوٹتا ہے، ایسا جوش ظاہر ہوتا ہے تو بے شک لگا لیں لیکن پھر یہ نہیں ہونا چاہئے کہ ایک آدمی کی دیکھا دیکھی ہر کونے سے، ہر بلاک سے نعروں کی آوازیں آنے لگ جائیں۔ اگر جذبات ہوں جو خود بخود ظاہر ہو رہے ہوں تب تو نعرہ لگانے میں کوئی حرج نہیں لیکن نقل نہیں ہونی چاہئے۔ جماعتی مرکزی انتظام کے تحت نعرے کا انتظام ہوتا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا ان ایام میں پورے التزام سے نمازوں کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں۔ صرف جلسہ سننے والے ہی نہیں بلکہ کارکنان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بھی، جہاں بھی وہ ڈیوٹیاں دے رہے ہیں وہاں نماز کی ادائیگی کا انتظام کریں۔ ان کے افسران کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں اور جو جلسے کے نظام کا شعبہ تربیت ہے وہ بھی اس کی نگرانی رکھے۔

پھر بچوں کے لئے علیحدہ مارکی ہے جس میں بچوں والی مائیں اپنے بچوں کو لے کر بیٹھتی ہیں تو اس مارکی میں ہی بچوں کو لے کر بیٹھیں، مین (Main) مارکی میں نہ عورتیں اور نہ ہی مرد کسی بچے کے ساتھ آئیں۔ کیونکہ بعض اوقات چھوٹے بچے ہیں شرارت کرتے ہیں، شور مچاتے ہیں یا روتے ہیں جس کی وجہ سے دوسروں کی نمازوں میں بھی وہ سکون نہیں رہتا یا جلسے کی کارروائی اگر ہو رہی ہے تو اس میں وہ سکون نہیں ہوتا، صحیح طرح سن نہیں سکتے، تو اس بات کا خیال رکھیں۔

پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض دفعہ مین مارکی میں بچوں کی کسی شرارت کی وجہ سے یا شور کی وجہ سے اگر کوئی دوسرا بچوں کو روکے، چاہے آرام سے ہی روک رہا ہو تو ماں باپ کو غصہ آ جاتا ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہر قسم کی بدمزگی سے بچنے کے لئے بچوں والے، بچوں کے لئے مختص جگہ میں بیٹھیں۔ یہ بات جلسے پر آنے والے بھی یاد رکھیں۔ بہت سارے جیسا کہ میں نے کہا نئے بھی آئے ہوئے ہیں اور بازار والے بھی یاد رکھیں اور ہمیشہ کی طرح شعبہ تربیت بھی یاد رکھے کہ بازار جلسہ کے دوران بند رہنے چاہئیں اور کوئی کسی چیز کی تلاش میں ادھر ادھر نہ پھرے بلکہ جلسہ کے دوران جلسے کی کارروائی کو مکمل طور پر سنے۔ پھر فضول گفتگو سے اجتناب کریں، یہ پہلے میں بتا چکا ہوں، آپس میں باتیں وقار سے کریں، نرمی سے کریں۔ پھر یہ کہ بعض دفعہ نوجوانوں کی ٹولیاں ہوتی ہیں جو ٹولیاں بنا کر بیٹھ جاتے ہیں اور پھر بڑی اونچی باتیں بھی ہو رہی ہوتی ہیں، قہقہے بھی لگ رہے ہوتے ہیں تو خاص طور پر ایسے حالات میں جب قریب ایسے لوگ بیٹھے ہوں جو آپ کی زبان نہ سمجھتے ہوں تو پھر بعض دفعہ بدمزگی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے خیال رکھنا چاہئے۔

پھر گاڑیوں کو پارک کرتے وقت خیال رکھیں۔ اس دفعہ لگتا ہے یورپ سے بھی کافی تعداد آئی ہے۔ اس لئے کاریں بھی کافی ہوں گی تو پارکنگ کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ کبھی اپنی گاڑیاں ایسی جگہ پر پارک نہ کریں جہاں منع کیا جائے۔ ٹریفک کے قواعد کو ملحوظ رکھیں یہ میں نے پہلے بھی بتایا تھا، جلسہ گاہ میں شعبہ پارکنگ کے منتظمین سے مکمل تعاون کریں اور مکمل طور پر جیسا کہ مَیں کہہ چکا ہوں قانون اور قواعد کی پابندی کریں۔

پھر صفائی کا خیال رکھیں، ٹائیلٹس کی صفائی ہے، دوسری صفائی ہے۔ یہ صفائی بھی ایمان کا حصہ ہے۔ یہاں اس جلسہ گاہ میں تو عارضی انتظام ہے اس لئے خاص طور پر اس بات کا خیال رکھیں کیونکہ یہ صفائی بھی اور جتنی ہم ہر بات میں توجہ دیں گے ہمارے لئے آئندہ آسانیاں پیدا کرے گی اور جتنی گندگی پھیلائیں گے اتنی مشکلات پیدا ہوں گی۔

پھر خواتین گھومنے پھرنے کی بھی زیادہ شوقین ہوتی ہیں اس لئے وہ زیادہ احتیاط کریں۔ نہ اپنے علاقے میں، نہ باہر پھریں۔ اگر اس علاقے کو دیکھنے کی خواہش ہے، نیا علاقہ ہے، نئی جگہ ہے، بڑا وسیع رقبہ ہے، سیر کرنے اور پھرنے کو دل چاہتا ہے تو جلسہ کی کارروائی کے بعد جو وقت ہے اس میں بیشک پھریں، جلسے کے دوران نہیں۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ اس دوران بھی جب باہر نکلیں تو پردے کا ضرور خیال رکھیں۔ سوائے اس کے جو احمدی نہیں ہیں، جو کسی احمدی کے ساتھ آئی خواتین ہیں، ان کا تو پردہ نہیں ہوتا۔ احمدی

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خواتین بہرحال پردے کا خیال رکھیں۔ ان لوگوں کو بھی میں نے دیکھا ہے، غیروں کو بھی اگر اپنے ساتھ لانے والیاں اپنی روایت کے متعلق بتائیں تو وہ ضرور لحاظ رکھتی ہیں۔ اکثر میں نے دیکھا ہے ہمارے فنکشنز میں سکارف، دوپٹہ یا شال وغیرہ اوڑھ کر آتی ہیں۔ تو یہ ان غیروں کی بھی بڑی خوبی ہے۔ صرف ان کو تھوڑا سا بتانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن بہرحال جیسا کہ میں نے کہا ہے احمدی خواتین بہرحال جب باہر نکلتی ہیں تو پردے میں ہونی چاہئیں اور اگر کسی وجہ سے پردہ نہیں کر سکتیں تو پھر ایسی خواتین میک اپ وغیرہ بھی نہ کریں۔ سر بہرحال ڈھانپا ہونا چاہئے کیونکہ یہ خالص دینی ماحول ہے، اس میں حتی الوسع یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ان تمام باتوں پر عمل کریں جس کا ہم سے دین تقاضا کرتا ہے۔

پھر میں دوبارہ کارکنوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ مہمانوں کی عزت کریں، اکرام کریں، خدمت کریں، اس کو اپنا شعار بنائیں، محبت اور خلوص سے ہر قربانی کرتے ہوئے خدمت کریں۔ مہمان بھی جیسا کہ میں نے کہا ہے نظم وضبط کا خیال رکھیں اور منتظمین جلسہ سے پورا پورا تعاون کریں، کبھی کوئی شکایت کا موقعہ نہ دیں، کھانے کا ضیاع نہ کریں۔ کھانے کے آداب میں بھی یہی ہے کہ جتنا کھانا ہو اتنا پلیٹ میں ڈالا جائے، جلسے کے دنوں میں کھانا بہت ضائع ہوتا ہے اور یہاں اس علاقے میں پھر آپ جب کھانا ضائع کریں گے تو ظاہر ہے باہر گند ڈالیں گے۔ اکثر کو ڈَسٹ بِن میں پھینکنے کی عادت نہیں ہوتی اس سے پھر صفائی متاثر ہوتی ہے۔ تو مہمان اس بات کا خیال رکھیں۔ لیکن جو کارکنان کھانے کی ڈیوٹی پر متعین ہیں وہ بہرحال مہمانوں کو جب سمجھائیں کھانا لیتے ہوئے تو نرمی سے بات کریں، سختی نہ کریں۔ کھانا کھانے والے کوشش یہ کریں کہ جس جگہ کھانے کھاتے ہیں وہیں اپنے برتن نہ پھینک آیا کریں، ڈسپوزایبل (Disposeable) برتن اور چیزیں استعمال ہوتی ہیں، ان کو ڈسٹ بن میں پھینک کر آیا کریں تاکہ ساتھ ساتھ صفائی ہوتی رہے۔ کارکنان پر بھی زیادہ بوجھ نہ پڑے۔ مہمان جو آئے ہوئے ہیں وہ خود اپنی صفائی کا خیال رکھیں۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ جماعتی جلسوں میں شرکت انہیں میلہ سمجھ کر نہیں کرنی چاہئے کہ میل ملاقات اور خرید وفروخت یا فیشن کا اظہار مقصود ہو۔ اور عورتوں کے لئے خاص طور پر، اکٹھی ہوئیں، باتیں کیں اور بس قصہ ختم ہو گیا۔ تو اس بات کا خیال رکھیں اور انتظامیہ بھی خیال رکھے کہ اس جلسے کو کبھی میلے کی صورت نہ اختیار کرنے دیں۔ یہ وہ بات ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے کا ایک خاص مقصد قرار دیتے ہوئے خاص طور پر اس سے روکا ہے۔

پھر یہ ہے کہ بعض دفعہ باہر سے آنے والے اپنے واقفکاروں سے شاپنگ وغیرہ کے لئے قرض لیتے ہیں، اس قرض لینے سے بھی پرہیز کریں کیونکہ یہ قناعت ختم کرنے والی چیز ہے۔ اور پھر ہاتھ کھلتا چلا جاتا ہے اور یہ احساس ہی نہیں رہتا کہ یہ قرض پھر واپس بھی کرنا ہے اور کس طرح کرنا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ جس مقصد کے لئے آپ آئے ہیں وہ خزانہ حاصل کرنے کی کوشش کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانٹنا چاہتے ہیں۔

حفاظتی نقطۂ نگاہ سے نگرانی کرنا اور اپنے ماحول پر گہری نظر رکھنا ہر ایک کا کام ہے بلکہ فرض ہے۔ اجنبی آدمی اگر ہو، کوئی مشتبہ آدمی دیکھیں، کسی پر شک ہو تو نگرانی رکھیں۔ چھیڑ چھاڑ نہ کریں لیکن نگرانی رکھیں اور انتظامیہ کو اگر اطلاع دینے کا وقت ہو تو اطلاع دیں۔ نہیں تو کم از کم اس کے ساتھ رہیں۔ کیونکہ اگر دوسرے کو یہ احساس ہو جائے کہ میری نگرانی ہو رہی ہے تو وہ شرارت نہیں کرتا۔ اور اسی لئے چیکنگ کا انتظام ٹکٹوں اور کارڈز کا انتظام بڑا سخت کیا گیا ہے۔ اس پر بھی کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے بلکہ بڑی خوش دلی سے اس انتظام کے تحت ہر ایک کو اپنی چیکنگ کروانی چاہئے۔

پھر یہ ہے کہ جلسہ سالانہ کے جو انتظامات ہیں وہاں مختلف جگہوں پر داخلے سے قبل، ایک تو جلسہ گاہ میں آتے ہوئے ہے ناں، جہاں بھی جانا ہے اگر چیکنگ ہوتی ہے تو جو بھی کارکنان ہیں ان سے آرام سے چیکنگ کروالیا کریں اور کارکنان بھی چیکنگ کرتے ہوئے نرمی سے، پیار سے توجہ دلائیں کہ اپنا کارڈ چیک کروا کر جائیں۔ قیمتی چیزیں جو ساتھ لائے ہوئے ہیں یا کوئی نقدی وغیرہ ہے اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود ہر ایک کی ہے، انتظامیہ ذمہ دار نہیں ہوگی۔ اور سب سے ضروری بات یہ ہے جیسا کہ میں پہلے بھی دو دفعہ کہہ چکا ہوں کہ ہرگز عام دنیاوی جلسوں یا میلوں کی طرح اس جلسہ کو نہ سمجھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کے طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے۔ بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے"۔ پھر فرماتے ہیں کہ" یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 440-443)

پھر آپؑ دعا دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ" بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر کو اختیار کریں، خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہمّ وغم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا! اے ذُوالْمَجْدِ وَالْعَطَا اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 342)

پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں سے ہر ایک نے حصہ لینا ہے تو ان دنوں کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے دنوں میں بدل دیں۔ اللہ کرے سب میں ایسی تبدیلیاں پیدا ہوں جو ہماری اس نئی جگہ حدیقۃ المہدی کے نام کی مناسبت سے ہم میں سے ہر ایک میں یہ روح پیدا کر دے کہ حقیقت میں ہم نے مسیح ومہدی کے خوبصورت باغ کا خوبصورت، خوشبودار اور خوش رنگ پھول اور پھل بننا ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

بقیہ: حضرت مسیح موعودؑ کی عظیم الشان اور بے نظیر قوت قدسیہ
از صفحہ نمبر 4

کا زلزلہ اور اس کے نتیجہ میں سیلاب اور پھر تباہی وبربادی کے مناظر کہ لاکھوں جانیں تباہ ہوگئیں، کروڑوں افراد بے گھر ہوگئے، لاکھوں مکان زمین بوس ہو کر تباہ وبرباد ہو گئے۔ ہزاروں دیہات اور آبادیاں صفحۂ ہستی سے نابود ہو گئیں۔ ہزاروں بچے یتیم ہو گئے، ہزاروں عورتیں بیوہ ہوگئیں۔ ہزاروں ماؤں کے لخت جگر ان سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ کیا یہ نشان عظیم نہیں؟ کیا یہ اُس بزرگ مسیح کی پیشگوئی کی سچائی کا منہ بولتا ثبوت نہیں؟؟

یہی صورت حال پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں 8/اکتوبر 2005ء کے زلزلہ کے وقت پیش آئی ہے۔ مگر افسوس کہ دنیا پھر بھی اپنی اصلاح کی طرف مائل نہیں اور اس قدر واضح نشانوں اور پیشگوئیوں کو پورا ہوتے دیکھ کر اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہے اور سچائی کی طرف سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہے۔

❁...... دنیا کی اس حالت کا اظہار حضرت مسیح موعودؑ یوں فرماتے ہیں:

"افسوس کا مقام ہے کہ میرے دعویٰ کی نسبت جب مَیں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا مخالفوں نے نہ آسمانی نشانوں سے فائدہ اٹھایا اور نہ زمینی نشانوں سے کچھ ہدایت حاصل کی۔ خدا نے ہر ایک پہلو سے نشان ظاہر فرمائے پر دنیا کے فرزندوں نے ان کو قبول نہ کیا۔ اب خدا کی اور ان لوگوں کی ایک کُشتی ہے۔ یعنی خدا چاہتا ہے کہ اپنے بندہ کی جس کو اس نے بھیجا ہے روشن دلائل اور نشانوں کے ساتھ سچائی ظاہر کرے"۔

(ضمیمہ تحفۂ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 52)

❁......پھر فرمایا:

"خدا تعالیٰ اپنی تائیدات اور اپنے نشانوں کو ابھی ختم نہیں کر چکا اور اُسی کی ذات کی مجھے قسم ہے کہ وہ بس نہیں کرے گا جب تک میری سچائی دنیا پر ظاہر نہ کر دے۔ پس اے تمام لوگو! جو میری آواز کو سنتے ہو خدا کا خوف کرو اور حد سے مت بڑھو۔ اگر یہ منصوبہ انسان کا ہوتا تو خدا مجھے ہلاک کر دیتا اور اس تمام کاروبار کا نام ونشان نہ رہتا مگر تم نے دیکھا کہ کیسی خدا تعالیٰ کی نصرت میرے شامل حال ہو رہی ہے اور اس قدر نشان نازل ہوئے جو شمار سے خارج ہیں۔ دیکھو کس قدر دشمن ہیں جو میرے ساتھ مباہلہ کر کے ہلاک ہو گئے۔ اے بندگان خدا! کچھ تو سوچو کیا خدا تعالیٰ جھوٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہے؟"۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 554)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

❁❁❁❁❁

اعلانات نکاح

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 31/جولائی 2006ء کو بعد نماز ظہر وعصر حدیقۃ المہدی میں تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ اور نکاح کے موقع پر پڑھی جانے والی مسنون آیات کی تلاوت کے بعد حسب ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(1) عزیزہ سائرہ عفت بنت مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب ساکن ربوہ کا نکاح مرزا عثمان احمد ابن مکرم مرزا لقمان احمد صاحب ساکن ربوہ کے ساتھ 60 ہزار روپے حق مہر پر طے پایا۔

بچی کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ خود ولی تھے۔ حضور انور نے تعارف کے طور پر بتایا کہ عزیزہ سائرہ عفت مکرم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم اور مکرمہ صاحبزادی امتہ الباسط صاحبہ کی پوتی ہیں۔ بچی کے والد مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو ہیں جبکہ مرزا عثمان احمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے نواسے ہیں اور زندگی وقف کر کے اس وقت جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں۔

(2) دوسرا نکاح جس کا حضور ایدہ اللہ نے اعلان فرمایا عزیزہ صبا رحمٰن بنت مکرم منظور الرحمٰن صاحب ساکن اسلام آباد UK کا عزیزم سید عمران جعفری ابن مکرم سید شاہد حمید صاحب ساکن USA کے ساتھ 55 ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر طے پایا۔

(3) تیسرا نکاح عزیزہ فاطمہ منور بنت مکرم عبد اللطیف منور صاحب ساکن اسلام آباد (پاکستان) کا عزیزم سید عطاء الواحد رضوی ابن مکرم سید عبد الباقی رضوی صاحب ساکن کراچی کے ساتھ 50 ہزار روپے حق مہر پر طے پایا۔

(4) چوتھا نکاح عزیزہ سعدیہ احمد بنت مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد صاحب ساکن لندن کا عزیزم ڈاکٹر ہشام احمد سنوری ابن مکرم رشید احمد سنوری صاحب ساکن لندن کے ساتھ 20 ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ حق مہر پر طے پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اعلانات نکاح کے بعد آخر پر ان نکاحوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتے جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔ آمین ❁❁❁

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ UK 2006ء
از صفحہ نمبر 4

نمونے جو مہاجرین اور انصار نے دکھائے ان کی آج ضرورت ہے۔ یہ نمونے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ پس اس محبت کا تقاضا ہے جو ہر احمدی کو آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہے کہ ہم ان باتوں پر عمل کریں۔ بھائی بھائی کا گناہ بخشے، کاروباری رنجشوں کو دور کرے۔ سب دنیاوی کام اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کرے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کمانے سے منع نہیں کیا۔ لیکن اس دنیا میں نفرتوں کے بیج بونے سے منع کیا ہے۔ اس جلسہ کی فضا کو پر محبت فضا بنا دیں۔ حضور نے فرمایا کہ تکبر دل میں کبھی پیدا نہ ہونے دیں۔ جتنی بھی دنیا میں لڑائیاں ہیں صرف تکبر کی وجہ سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رحمٰن کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں کہ جب زمین میں چلتے ہیں تو عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جس میں ذرہ بھر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ اس لئے اپنے اندر انکسار اور تواضع کی حالت پیدا کریں۔ حضور نے فرمایا کہ غریبوں سے جھک کر بات کرنا قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ حضور نے جماعت کو سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ جھوٹ شرک کا باعث ہوتا ہے اور فسق وفجور کی طرف لے جاتا ہے۔ ہر سنی سنائی بات کو ادھر ادھر بیان کرنا بھی جھوٹ میں شامل ہے۔ حضور نے آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی تائید و نصرت کے نظارے دکھائے۔ نیز اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے اندر اخلاص اور نیک نیتی پیدا کریں۔ (آمین)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت موجود ایم پی حضرات اور دیگر معزز مہمانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جو ظلم اور بربریت لبنان کے نہتے مسلمانوں پر ہو رہی ہے اس کو روکنے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں اور اپنی حکومتوں کو اس کے سدّباب کی طرف توجہ دلائیں۔

دعا کے ساتھ اس اجلاس کا کارروائی 6:10 بجے اختتام کو پہنچی۔

دوسرے دن کی کارروائی

جلسہ سالانہ UK کے دوسرے روز کے اجلاس اوّل کی کارروائی کا آغاز صبح 10 بجے محترم محمد سہراب صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کی زیر صدارت تلاوت کریم سے ہوا جو فلسطینی بھائی مکرم طاہر ہانی صاحب نے کی۔ مکرم ملک محمد اکرم صاحب مربی سلسلہ یو۔ کے نے اردو ترجمہ پیش کیا جس کے بعد مکرم عمر شریف صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار'' خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی **پہلی تقریر** مکرم مولانا عبد الباسط صاحب شاہد امیر جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی تھی۔ آپ کی تقریر کی عنوان **''انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کا تعارف اور ترقی کے ایمان افروز واقعات''** تھا۔

آپ نے اپنی تقریر کے شروع میں سورۃ حٰمٓ السَّجْدَة کی آیت 32,31 کی تلاوت کی جس میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں اور ایمان پر استقامت اختیار کرنے والوں کو یہ خوشخبری سنائی ہے کہ ان پر فرشتوں کا نزول ہوگا جو انہیں یہ خوشخبری دیں گے کہ تم نہ خوف کرو نہ غمگین ہو اور اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، تمہیں بشارت دی جاتی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ دنیا کی سب سے بڑی حقیقت خدائے واحد کی ذات ہے مگر بہت سے بدنصیب لوگ اس حقیقت کو قبول کرنے سے محروم رہتے ہیں۔ چند لوگوں کو ہی اس ازلی و ابدی حقیقت کو قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم، آنحضور ﷺ کی ذات بابرکات اور بانی سلسلہ احمدیہ کا وجود عظیم الشان حقائق میں سے ہیں۔ بہت ہی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ان حقیقتوں اور سچائیوں کو قبول کرتے ہیں۔ انڈونیشیا ان خوش نصیب ممالک میں سے ایک ہے جس کے باشندوں کو اس زمانے کی عظیم سچائی حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے بتایا کہ انڈونیشیا کے تین مسلمان طالب علم محترم مولانا نورالدین صاحب، مولانا زینی دیلان صاحب اور مولانا ابوبکر ایوب صاحب حصول تعلیم کے لئے ہندوستان آئے۔ یہاں تقدیر الٰہی انہیں قادیان لے گئی اور انہیں سیدنا حضرت مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے شرف ملاقات حاصل ہوا اور وہ مشرف با احمدیت ہوئے۔ ان کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 1925ء میں حضرت مولانا رحمت علی صاحب کو انڈونیشیا میں بطور مبلغ بھیجا۔ آپ کے اعلیٰ اخلاق، حکیمانہ انداز تبلیغ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جلد ہی انڈونیشیا میں متعدد مقامات پر احمدیت کا نفوذ شروع ہو گیا اور کئی جماعتیں قائم ہو گئیں۔ مختلف مقامات پر مخالفین احمدیت سے مناظرے بھی ہوئے جن میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو کامیابی سے سرفراز کیا۔ مخالفین نے جلاؤ گھراؤ اور قتل و غارت کے منصوبے بنائے اور مبلغین و افراد جماعت احمدیہ کو ہر طرح تنگ کیا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت نے استقامت کے اعلیٰ نمونے دکھائے اور خدا تعالیٰ نے ان کی متضرعانہ دعاؤں کو سنا اور ان کی مدد کی اور ہر لحہ و ہر آن احمدیت کو فروغ حاصل ہوتا رہا اور اب بفضل خدا انڈونیشیا میں ہزاروں احمدی اور سینکڑوں مساجد اور مشن ہاوسز قائم ہیں۔

آپ نے انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے لئے تائید و نصرت الٰہی کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایک دفعہ حضرت مولانا رحمت علی صاحب کے محلّہ میں آگ لگ گئی اور آگ بڑی تیزی سے آپ کے مکان کی طرف بڑھ رہی تھی یہ لکڑی کا مکان تھا اور مولانا صاحب مکان کے اندر موجود تھے لوگوں نے کوشش کی اور شور مچایا کہ آپ مکان سے باہر آجائیں مبادا آگ آپ کو جلا دے۔ آپ نے فرمایا میں باہر نہیں آؤں گا کیونکہ آگ مجھے نقصان نہیں پہنچائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ''ہمیں آگ سے مت ڈراؤ۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے''۔ چنانچہ باذن الٰہی آگ آپ کے مکان پر پہنچتے ہی ٹھنڈی ہو گئی اور آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔

اسی طرح پاڈانگ شہر میں مولانا صاحب کے ساتھ ایک عیسائی مناظر نے مناظرہ کیا۔ مناظرہ کے دوران عیسائی مناظر نے مطالبہ کیا کہ اگر آپ کا مذہب سچا ہے تو اپنے خدا سے دعا کرو کہ یہ بارش جو کئی دنوں سے مسلسل برس رہی ہے تھم جائے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی جس کے نتیجہ میں بفضل خدا بارش فوراً تھم گئی۔

اسی طرح آپ نے بتایا کہ ایک جگہ تین بدمعاش آدمی رہتے تھے ان کا پورے علاقہ میں بہت رعب تھا۔ ان میں سے ایک نے مولانا صاحب سے کہا کہ اگر آپ کشتی میں مجھے گرا دیں گے تو میں آپ کا مرید بن جاؤں گا۔ آپ نے چیلنج بعد از دعا قبول کیا اور بفضل خدا اس پر غالب رہے جس پر اس نے فوراً احمدیت قبول کر لی اور اس کے کہنے پر اس کے دوسرے دو ساتھیوں نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ اس طرح یہ بدمعاش لوگ احمدیت میں داخل ہو کر دین اسلام کے فدائی اور پکے مسلمان بن گئے۔

آپ نے متعدد مناظروں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے مخالف متکبر علماء کو شکست سے دوچار کیا اور احمدی مناظروں کی مدد کر کے سلسلہ احمدیہ کی سچائی لوگوں پر واضح کی اور سینکڑوں سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشی۔

انڈونیشیا میں حالیہ مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ مخالفین احمدیت انڈونیشین احمدیوں کو جانی و مالی نقصان پہنچا رہے ہیں اور دن رات اپنی معاندانہ کوششوں میں لگے ہوئے ہیں مگر اللہ کے فضل سے اس کے مقابل پر جماعت کئی گنا ترقی کر رہی ہے اور جماعت کا پیغام ہر طرف تیزی سے پہنچ رہا ہے۔ یونیورسٹیوں، میڈیا اور سرکاری دفاتر میں ہر طرف جماعت کا پیغام پہنچ رہا ہے اور لوگ اسے قبول کر رہے ہیں اور خدائی وعدوں کے مطابق جماعت کو ترقیات نصیب ہو رہی ہیں تاہم ہر لحہ و ہر آن عاجزانہ دعاؤں کی ضرورت ہے اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

دوسری تقریر مکرم و محترم بلال ایٹکنسن صاحب ریجنل امیر شمال مشرقی ریجن UK کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا موجودہ زمانے کے خطرات اور اسلامی اقدار کا تحفظ **"Dangers of the age and safegarding of Islamic values."** آپ نے فرمایا کہ اس وقت ہماری مذہبی اقدار کو جن خطرات کا سامنا ہے وہ بہت سے ہیں مگر مَیں نے ان میں سے چند ایک کو چنا ہے جو بہت عام ہیں اور ہماری اسلامی اقدار کے لئے بہت بڑا خطرہ ہیں۔ ہمیں ان کے خلاف قرآنی احکام کے مطابق حفاظتی تدابیر کرنی ہیں۔ ان میں مادہ پرستی، شراب نوشی، جوا بازی، انٹرنیٹ، مرد و زن کا آزادانہ میل جول اور اس کے نتیجہ میں ایڈز جیسی موذی بیماریاں ہیں جو نہ صرف فرد واحد کو متاثر کرتی ہیں بلکہ خاندان اور معاشرہ کو بھی تباہ کر دیتی ہیں۔ ہمیں ان کے خلاف جہاد کرنا ہے۔

آپ نے مادہ پرستی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ عصر حاضر کا بہت بڑا فتنہ ہے اللہ تعالیٰ سورۃ التکاثر میں اس مادہ پرستی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

" کہ تمہیں طلب کی کثرت نے ہلاک کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ تم قبروں تک جا پہنچے............"

آپ نے فرمایا دنیا کی تعیّشات نے اس وقت لوگوں کو اس طرح اپنی طرف راغب کر لیا ہے کہ وہ حلال و حرام، جائز و ناجائز کے تمام فرق مٹا رہے ہیں۔ ہر روز نئی نئی ایجادات، آرام دہ مکانات، قیمتی لباس وغیرہ کے حصول کے لئے ہر شخص اعلیٰ ملازمت اور زیادہ سے زیادہ آمد کا خواہاں ہے اور وہ اپنی تمام تر توجہ اس کی طرف مرکوز کرتا ہے۔ اسے اپنے خالق و مالک کی طرف توجہ نہیں۔ آج لوگ فراعنہ کی مثال بھول چکے ہیں کہ انہوں نے ساری عمر اپنی تعیّشانہ زندگی پر بے شمار دولت خرچ کی اور پھر ان کی وفات پر بے شمار مال و زر ان کے ساتھ ہی قبروں میں دفن کر دیا گیا مگر وہ ان کے کس کام آیا۔ یہی مثال آج کے مادہ پرستوں کی ہے جو مادہ پرستی کے جنون میں خدا کو بھول گئے ہیں اور اپنی ہر طرح کی تسکین و اچھے گھر، آرام دہ فرنیچر، اعلیٰ لباس، گاڑی، روپیہ پیسہ اور اعلیٰ ملازمت وغیرہ کے حصول میں سمجھتے ہیں اور اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب کو بھول گئے ہیں۔ مگر ایک احمدی کی تسکین اور اطمینان قلب صرف اور صرف ذکر الٰہی اور اتباع قرآن میں ہے اور یہی بات اسے دوسروں پر ثابت کرنی اور ان تک پہنچانی ہے۔

اس کے بعد آپ نے شراب نوشی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ام الخبائث ہے۔ اور انسانی صحت، عقل، امن اور معاشرہ کے سکون کو تباہ کرنے والی چیز ہے۔ مگر افسوس کہ اس وقت لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد اس لت کا شکار ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے مختلف اداروں کی رپورٹس اور جائزوں کے حوالے سے واضح کیا کہ کس طرح یہ بدی روز بروز بڑھ رہی ہے اور نوجوانوں کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہی وجہ ہے کہ معاشرہ میں بے حیائی اور بدامنی بڑھ رہی ہے۔ کیونکہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ شراب تمام برائیوں کی جڑ اور نہایت شرمناک برائی ہے۔ لہٰذا معاشرہ کے امن کو بحال کرنے اور لوگوں کو برائیوں سے بچانے کے لئے اس برائی کے خلاف جہاد کرنا ضروری ہے۔

آپ نے جُوا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دور حاضر کی ایک برائی جوا ہے جو دن بدن بڑھ رہی ہے اور ایک عالمی وبا کی شکل اختیار کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے مختلف ممالک کی سرکاری و غیر سرکاری رپورٹس کے حوالہ سے دنیا میں جوا خانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ان میں جوا بازی کرنے والوں کی تعداد کا ذکر کیا۔ آپ نے جوا بازی کے نتیجہ میں ہونے والے خوفناک واقعات کا بھی ذکر کیا اور یہ بھی واضح کیا کہ کس طرح ایک جوا باز اپنی ساری پونجی ہار کر خود کو اور اپنے اہل خانہ کو مصیبت کا شکار بناتا ہے۔ قرآن کریم کے حوالہ سے بھی آپ نے اس کے نقصانات واضح فرمائے۔

اس کے بعد آپ نے انٹرنیٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انٹرنیٹ علم کے حصول کے لئے بہتر ذریعہ ہے۔ یہ اطلاعات و معلومات کی فراہمی کا ذریعہ ہے مگر بدقسمتی سے کچھ لوگ جنکی سرشت میں گندگی ہے اور وہ اپنی گندگی کو دوسروں تک پہنچانا اور پورے معاشرہ میں پھیلانا چاہتے ہیں وہ نہایت مضر باتیں اور مواد اس میں داخل کر رہے ہیں۔ بعض بغیر نام کے گمنام کالز اور بے حیا گفتگو کرتے ہیں۔ اس طرح معصوم ذہن جو انجانے میں اس مصیبت کا شکار ہو جاتے ہیں ان کے شکنجے میں جکڑے جاتے ہیں۔ اس

طرح یہ نہایت مفید ایجاد بعض غلط کار لوگوں کے غلط رویہ کی وجہ سے بے شمار انسانوں کی تباہی ، ان کی اخلاقی و علمی پستی کا باعث بن رہی ہے۔ لہٰذا اس سے بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد آپ نے مرد وزن کے آزادانہ اور بے حجابانہ میل ملاپ اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی خطرناک صورتحال کا ذکر کیا اور قرآن کریم و احادیث نبویہ کی رو سے اس کے مضر اثرات واضح کئے اور بتایا کہ کس طرح یہ آزادی تباہی کا موجب بن رہی ہے۔ اس کا ایک ہی علاج ہے کہ ہم قرآن کریم و احادیث کے بتائے ہوئے اصول زندگی پر عمل کریں اور خلفاء احمدیت کی نصائح کو اپنا لائحہ عمل بنائیں۔

اس کے بعد آپ نے جھوٹ جیسی برائی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک نہایت خطرناک عادت ہے جو انسان کو دنیا و آخرت میں ذلیل ورسوا کر دیتی ہے۔ اگر کوئی اس عادت کو ترک کر دے تو وہ بہت سی برائیوں سے بچ سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے حدیث میں مذکور ایک واقعہ کا ذکر کیا کہ ایک شخص آنحضور ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں بہت سی اخلاقی کمزوریوں اور برائیوں میں مبتلا ہوں مجھے کوئی ایسی بات بتائیں جس پر عمل کر کے میں ان سے نجات حاصل کر سکوں۔ آپ نے فرمایا کہ جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ چنانچہ آپ کی اس نصیحت پر عمل کرنے کے نتیجہ میں وہ شخص ان تمام کمزوریوں سے نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا جن میں وہ مبتلا تھا۔ آپ ﷺ نے اسی لئے فرمایا کہ جھوٹ گمراہی کی طرف لے جاتا ہے اور سچ حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ اس لئے جھوٹ سے بچو۔

فاضل مقرر نے قرآن کریم کے حوالہ سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کا انجام ناکامی جہنم اور عذاب الیم قرار دیا ہے اور دنیا و آخرت میں ان کا نصیب لعنت ہے۔ آپ نے بانی احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں جھوٹ کی لعنت اور نحوست کو واضح کیا اور کہا کہ آج جب کہ ہر طرف اس کا دور دورہ ہے تو جماعت احمدیہ کو جو سچائی کی علمبردار ہے سچ کی اعلیٰ مثالیں قائم کرنی چاہئیں اور سچ کی برکت سے اپنے آپ کو اور سارے معاشرہ کو نیکی کی طرف لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس اجلاس کی **تیسری تقریر** محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انچارج UK کی تھی آپ کا موضوع تھا **"سیرت النبیؐ فتح مکہ کے آئینہ میں"**

آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ فتح مکہ ایک ایسا عظیم الشان واقعہ ہے جو صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی ہمارے لئے بے شمار اسباق اپنے اندر لئے ہوئے ہے اور جس کی قدر و منزلت اور شان و شوکت میں کبھی کوئی فرق نہیں آ سکتا۔ یہ آنحضور ﷺ کے حسن و احسان اور عفوو درگزر کی عظیم الشان مثال ہے جو تاریخ عالم میں بالکل یکتا ہے اور اس کی کوئی نظیر تاریخ انسانی میں نہیں ملتی۔

آپ نے مکّہ میں 53 سال گزارے۔ آپ یہیں پیدا ہوئے، جوان ہوئے، پھر مقام نبوت سے سرفراز کئے گئے اور اس کے بعد آپ کو ناگزیز حالات کی بنا پر یہاں سے ہجرت کرنی پڑی مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی ہجرت سے پہلے آپ کے یہاں لوٹ کر آنے کی خبر آپ کو دی اور فرمایا:۔

﴿وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِی مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا﴾ (بنی اسرائیل:81) اور فرمایا ﴿اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ﴾ (القصص: 86) کہ جس خدا نے آپ پر قرآن نازل فرمایا اور اس کا پڑھنا اور لوگوں تک پہنچانا آپ پر فرض کیا ہے وہ یقیناً تجھے تیرے اس ٹھکانے کی طرف لوٹائے گا۔

چنانچہ آپ کو مکہ سے مدینہ ہجرت کرنی پڑی اور اس کے بعد جب آپ نے صلح حدیبیہ کی شرائط کو منظور کیا۔ لوگوں نے اسے آپ کی شکست قرار دیا مگر اللہ تعالیٰ نے اسے فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا کے الفاظ میں عظیم الشان فتح قرار دیا۔ چنانچہ جب آپ الٰہی نوشتوں کے مطابق دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ ایک فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے تو اہل مکہ اپنی ان ظالمانہ کارروائیوں کی وجہ سے جو انہوں نے آپ اور آپ کے صحابہ کے ساتھ تیرہ سال تک روا رکھیں تھر تھر کانپ رہے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان کے مظالم ناقابل معافی ہیں لہٰذا کسی بھی وقت انہیں تہ تیغ کیا جا سکتا ہے۔

مگر آنحضرت ﷺ کا سلوک ان کے ساتھ بالکل مختلف تھا۔ ابوسفیان جو آنحضور ﷺ کے خلاف ایک لشکر کی کمان کر چکا تھا اور اپنی معاندانہ کارروائیوں کی وجہ سے اپنے انجام سے سخت خائف تھا جب وہ حضرت عباسؓ کے ذریعہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے امان عطا فرمائی۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہ ارشاد بھی فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا اسے بھی امان دے دی جائے گی۔ جو حکیم بن حزام کے گھر میں داخل ہو جائے گا اسے بھی امان دی جائے گی۔ جو اپنے گھر کے اندر دروازہ بند کر کے بیٹھ جائے گا اُسے بھی امان دی جائے گی۔ جب آپ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے آپ قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے تھے۔ آپ کی زبان پر آیت قرآنیہ ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا﴾ (بنی اسرائیل:82) جاری تھی۔ آپ نے اس وقت کلید بردار کعبہ عثمان بن طلحہ کو طلب فرمایا اور اس سے کعبہ کی چابیاں مانگیں۔ یہی وہ شخص تھا جس نے ہجرت سے پہلے آپ کو کعبہ کی چابیاں دینے سے انکار کر دیا تھا اور اس وقت آپ نے اسے فرمایا تھا کہ اے عثمان یاد رکھو اللہ کے فضل سے ایک دن آئے گا کہ کعبہ کی چابیاں میرے پاس ہوں گی۔ چنانچہ یہ وہی خوش قسمت گھڑی تھی جب آپ کے الفاظ پوری شان کے ساتھ سچ ثابت ہو رہے تھے اور عثمان بن طلحہ لرزاں و ترساں آپ کے سامنے کھڑا تھا۔ آپ نے کعبہ کی وہ چابیاں جسے عثمان نے آپ کو دینے سے انکار کر دیا تھا اس سے لے لیں۔ مگر پھر اسی کو یہ کہتے ہوئے لوٹا دیں کہ یہ اب بھی تیرے پاس ہی رہیں گی۔ غرضیکہ آپ نے لیا ظلم کا عفو سے انتقام۔

عکرمہ بن ابوجہل اپنے والد کی طرح اسلام کا شدید دشمن تھا۔ اس کی بیوی اسلام لے آئی اور پھر آپ سے عرض کیا کہ عکرمہ اپنے انجام سے خائف اور اپنی شکست کے احساس سے شرمندہ ہو کر بھاگ گیا ہے اگر آپ اسے معاف کر دیں تو میں اسے بلا لاؤں۔ آپ نے فرمایا میں نے اسے معاف کیا۔ اس پر اس نے کہا کہ کیا وہ حالت کفر میں بھی مکہ میں رہ سکتا ہے آپ نے فرمایا اسے کوئی اسلام لانے پر مجبور نہیں کرے گا۔ چنانچہ وہ گئیں اور عکرمہ کو بلا لائیں۔ جب عکرمہ آیا تو آپ نے اٹھ کر اس کا استقبال کیا اور اسے ہر قسم کے احساس شرمندگی و ذلت سے بچا لیا۔ پھر اس کے استفسار پر فرمایا کہ تم جس طرح چاہو مکہ میں رہ سکتے ہو۔ آپ کا یہ احسان اور عفو دیکھ کر وہ فوراً مسلمان ہو گیا۔ غرضیکہ فتح مکہ کے دن آپ نے عفوو درگذر کی جو مثال قائم کی تاریخ انسانی اس کی نظیر نہیں لا سکتی اور آپ کے حسن و احسان نے جو عظیم الشان تبدیلی پیدا کی وہ بھی بے مثال ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مستورات سے خطاب

12:10 بجے حضور انور کی مستورات کی مارکی میں تشریف آوری کے بعد تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا جو مکرمہ قرۃ العین ورک صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ اس کے بعد مکرمہ شوکت زکریا صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی۔ ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی۔" خوش الحانی سے پڑھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احمدی طالبات کو سرٹیفکیٹ، میڈل اور تفسیر صغیر سے نوازا، جنہوں نے دنیا کی مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں سے نمایاں پوزیشن کے ساتھ ڈگریاں حاصل کی ہیں۔

ازاں بعد حضور انور نے 12 بجکر 30 منٹ پر لجنہ اماء اللہ کی مارکی سے مستورات سے خطاب فرمایا جو مردانہ جلسہ گاہ میں بھی نشر کیا گیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ایک احمدی عورت کو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر احسان کرتے ہوئے اسے احمدی گھر میں پیدا کیا اور اسے احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشی اور اسے اسلام کی حقیقی تعلیم کا علم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ ہوا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عورتوں کے سلسلہ میں جماعت کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا "عورتوں کو ان کے حقوق دو اور ان سے نرمی کا سلوک کرو"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی جو خاص مددگاروں میں سے تھے لیکن بیوی پر سختی کرتے تھے آپؑ نے اس صحابی کو اس سے منع فرمایا بلکہ الہاماً اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو فرمایا کہ "مسلمانوں کے لیڈر کا طریق درست نہیں۔ انہیں اس سے روک دو"۔ چنانچہ آپ نے اس بات سے سختی سے روک دیا۔ آپؑ نے مزید فرمایا کہ اس زمانہ میں عورتوں کے ساتھ حیوانوں اور جانوروں سے بدتر سلوک ہوتا ہے۔ عورتوں کو ایسا مارتے ہیں کہ گویا اس میں جان ہی نہیں۔ یہ طریق درست نہیں۔ ہماری جماعت کے افراد کو اس سے باز رہنا چاہئے۔

آپؑ نے فرمایا کہ ہمارے پیارے نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو اپنے اہل خانہ سے بہتر سلوک کرتا ہے۔ لہٰذا دوسروں سے وہی اچھا سلوک کر سکتا ہے جو اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرتا ہے۔ آپ کا اپنے اہل خانہ سے نہایت ہمدردی اور عزت کا سلوک تھا۔

آنحضور ﷺ نے عورت کی عزت اور تکریم قائم کرنے کے لئے 14 سو سال قبل جو عظیم الشان تعلیم ارشاد فرمائی کہ نیک اور عمل صالح کرنے والی عورت کے پاؤں کے نیچے جنت ہے اس میں یہ اشارہ ہے کہ جنت نظیر معاشرہ قائم کرنے اور نیکی و تقویٰ کے قیام میں عورت کو بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ اس کی گود میں بچے پروان چڑھتے ہیں۔

آپؐ نے عورت کے احساس و جذبات کا خیال رکھنے کے لئے عورت کو شیشہ کی مانند قرار دیا۔ آپؐ نے ہمیشہ عورت سے نرمی کرنے اور حسن سلوک کی تعلیم ارشاد فرمائی۔ اس پر بے جا سختی کرنے اور مار پیٹ سے منع فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا کہ ہماری خواتین نیک اور متقیانہ زندگی اختیار کریں گی تو اللہ تعالیٰ انہیں حیات طیبہ عطا کرے گا۔ اور انہیں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ایسے انعامات سے نوازے گا جو نہ ختم ہونے والے ہوں گے۔ یہاں تک کہ تمام دنیوی سامان ختم ہو جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتیں اور وہ رزق حسنہ جو اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا وہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ پس کون بدنصیب ہے جو اللہ کی نہ ختم ہونے والی نعمتوں کو چھوڑ کر چندروزہ دنیا کی لذتوں کو جو ختم ہو جائیں گی اختیار کرے۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ شیطان مختلف طریق پر انسانوں کو ورغلانے کی کوشش کرتا ہے اور یہ شروع ہی سے اس کا طریق ہے۔ انسانوں کو بہکانا، پھسلانا طرح طرح کی غلط امیدیں دلا کر اور دنیا کی چکا چوند کو نہایت پرکشش بنا کر پیش کرتا ہے جس طرح اس نے آدم اور حوا سے کیا۔ مگر جب انہیں احساس ہوا کہ انہوں نے غلط کام کیا ہے تو فوراً رجوع الی اللہ کیا اور اللہ نے ان کی توبہ قبول کرتے ہوئے انہیں اپنے انعام سے نوازا۔ شیطان کبھی علم کے ذریعہ، کبھی ملازمت کے ذریعہ انسان کو اپنا شکار بناتا ہے۔ علم حاصل کرنا اچھا ہے، بہت مفید ہے مگر ایک احمدی عورت کو ایسا علم حاصل کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے جو اس کے لئے اخلاقی و روحانی طور پر مفید نہ ہو۔ بعض شعبے ایسے ہیں جن میں کئی کئی دن ریسرچ کے لئے سفر کرنا پڑتا ہے جنگلوں اور پہاڑوں میں اکیلے یعنی والدین وغیرہ کے بغیر دوسروں کے ساتھ پڑھنا پڑتا ہے۔ اگر اس کے مقابلہ پر ایسے علم اختیار کئے جائیں جن میں گھر سے باہر اکیلے رہنے کی ضرورت نہیں مثلاً میڈیکل تعلیم اور زبانوں کا علم وغیرہ وغیرہ تو یہ زیادہ مفید ہے۔

اسی طرح کام کرنا ہے، کام کرنا بھی بُرا نہیں۔ مگر ایسا کام جس سے ایک عورت اپنے خاوند اور بچوں کے حقوق ادا نہ کر سکے اور اپنے گھریلو معاملات پر توجہ نہ دے سکے، اسے نہیں کرنا چاہئے۔

بعض دفعہ روشن خیالی کے نام پر شیطان مختلف قسم کے حربے استعمال کرتا ہے۔ آزادانہ بلا جھجک لڑکوں اور لڑکیوں کا میل جول اور پھر اس کے نتیجہ میں ایسے کاموں کا ارتکاب جو ان کے لئے بھی پریشانی اور بدنامی کا موجب بنتا ہے اور سارے خاندان پر بھی ہمیشہ کے لئے بدنامی کا داغ لگا دیتا ہے اسلام اس کی قطعاً اجازت نہیں۔ دیتا لہٰذا احمدی خواتین اور بچیوں کو اس سے گریز کرنا چاہئے اور ہمیشہ اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہئے۔

بعض دفعہ احمدی لڑکے غیر احمدی لڑکیوں سے شادی کر لیتے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ اہل کتاب سے شادی جائز رکھی گئی ہے مگر وہ قرآن کریم کی ان آیات کو بھول جاتے ہیں جن میں اہل کتاب کو مشرکوں کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ لہٰذا جب وہ غیر مسلموں سے شادی کر لیتے ہیں تو پھر چند سالوں بعد یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ غلطی ہوئی ہے۔ اس کے مضر اثرات اولاد اور خود اپنے

پردیکھتے ہیں تو پھر اپنی روشن خیالی پر نادم ہوتے ہیں جو دراصل تاریک خیالی ہے۔ لیکن اس وقت تک بہت نقصان ہو چکا ہوتا ہے۔

اسی طرح بعض لڑکیاں جو اپنی آزادانہ اور بے حجابانہ روش کے نتیجہ میں غیر احمدی اور غیر مسلم لڑکوں سے شادی کر لیتی ہیں اور وہ لڑکا احمدیت بھی قبول کر لیتا ہے تو وہ بھی بہت سی مشکلات کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ان کا خاندان بھی مشکلات میں پڑ جاتا ہے۔ اگرچہ شروع شروع میں بعض والدین اس بات پر زیادہ توجہ نہیں دیتے مگر جب آہستہ آہستہ ان کی اولاد احمدیت سے دور ہونی شروع ہو جاتی ہے اور وہ خود بھی شرمندگی کے احساس سے جماعت میں آنا جانا کم کر دیتے ہیں اور پھر بہت دور چلے جاتے ہیں تب انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے۔ لہذا تمام احمدی بچیوں کو ہمیشہ اسلامی تعلیم کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ تمام والدین کو رشتے طے کرتے وقت اسلامی تعلیم کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ خاندان، دولت، عزت و مرتبہ، کسی بھی چیز کو ترجیح نہ دو صرف اور صرف تقویٰ اور نیکی کو دیکھو، دینی حالت کو دیکھو۔ اگر نیکی اور تقویٰ دیکھ کر رشتے طے کئے جائیں تو اللہ تعالیٰ برکت دے گا۔ اور آئندہ نسلوں میں بھی نیکی قائم رہے گی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں مزید فرمایا کہ بعض دفعہ عجیب سی صورتحال دیکھنے میں آتی ہے کہ دنیا کی معمولی سی کشش بھی عورتوں کو اس طرح اپنی طرف مائل کرتی ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتی ہیں۔ بعض عورتیں جو پاکستان سے یہاں عارضی طور پر یا مستقل طور پر آتی ہیں وہ یہاں ائرپورٹ سے باہر نکل کر برقع اتار دیتی ہیں یا برائے نام پردہ رہ جاتا ہے۔ اور بعض کے لباس ایسے ہوتے ہیں کہ دیکھ کر شرمندگی ہوتی ہے بلکہ ان سے بہتر لباس اور پردہ یہاں رہنے والی عورتوں کے ہوتے ہیں حالانکہ وہ یہاں ہی پیدا ہوئی اور بڑھی ہیں یا لمبے عرصہ سے یہاں رہ رہی ہیں۔ اس لئے یہاں آنے والی خواتین اور بچیوں کو پردہ کی تعلیمات کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ اور اپنے آپ کو دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہئے۔

آپ نے فرمایا کہ بعض خواتین میک اپ کرتی ہیں اور ساتھ بے پردگی بھی۔ یہ درست نہیں۔ اگر میک اپ کیا ہے تو پردہ کرو تا کہ کوئی نامناسب نظر آپ کی طرف نہ اٹھے۔

احمدی عورتوں کو تمام دنیا کے لئے ایک مثال بننا ہے۔ اور اپنے نیک نمونہ اور دعاؤں اور صبر کے ساتھ آئندہ آنے والی نسلوں کی تربیت کرنی ہے۔ لہذا انہیں دنیا کی چکاچوند اور چمک دمک سے مرعوب نہیں ہونا چاہئے۔ اپنے گھروں کو جنت نظیر بنانے کے لئے ایسے اعمال کرنے چاہئیں جو جنت میں لے جانے والے ہوں۔ آنحضورؐ کے اسوہ حسنہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات اور خلفاء احمدیت کی نصائح پر عمل کرنا چاہئے تبھی ہم دنیا میں پاک انقلاب پیدا کر سکیں گے۔ اگر ہم شیطان کے حربوں سے مغلوب ہو کر اور دنیاداروں کے طرز عمل سے مرعوب ہو کر ان کی پیروی کرنے لگیں گے تو نہ ہم اپنے خدا کو راضی کر سکیں گے اور نہ ہمیں حقیقی اور دائمی خوشی نصیب ہوگی۔ نہ ہمارا معاشرہ پرامن اور جنت نظیر ہوگا۔ لہذا ہمیں ہر وقت دعا اور صبر سے کام لینا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے شامل حال ہو۔ آمین

حضور انور نے اپنے خطاب کے بعد مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

معزز مہمانوں کے خطابات

بعد دوپہر 3:30 بجے مکرم امیر صاحب UK کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولانا منیر الدین صاحب شمس نے کی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے چند معزز مہمانوں کا تعارف کروایا اور انہیں باری باری خطاب کی دعوت دی۔ اس معزز مہمانوں میں سلاؤ (Slaugh) کے میئر، سٹن (Sutton) کے میئر، ویورلی (Waverley) کے میئر، ہونسلو کے مسلمان پولیس کمانڈر، کینیڈا کے ہائی کمشنر اور امریکی سفارت خانہ کے کونسل جنرل شامل تھے۔ سب معزز مہمانوں نے جلسہ میں شرکت کی دعوت پر جماعت کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ کی کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کو اس کی عالمگیر انسانی خدمات پر نہایت پُرزور الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

حضور انور کا خطاب

4:15 بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس پُرجوش اسلامی نعروں کی گونج میں مارکی میں تشریف لائے۔ حضور کے خطاب سے قبل مکرم امیر صاحب UK نے یکے بعد دیگرے سات معزز مہمانوں کو مختصر خطاب کی دعوت دی۔ ان مہمانوں میں آلٹن (Alton) کے میئر، ایک ممبر آف یورپین پارلیمنٹ، ویورلے (Weverley) کے ممبر پارلیمنٹ، نارتھ کرائیڈن کے ممبر پارلیمنٹ، بنین (Benin) (مغربی افریقہ) کے ایک علاقہ کے احمدی بادشاہ، قازقستان کے ایک میئر اور یوگنڈا کی ایک خاتون وزیر شامل تھے۔

سب مہمانوں نے حضور انور کی خدمت میں جلسہ کے کامیاب انعقاد پر دلی مبارکباد پیش کی اور جماعت احمدیہ کے حسن انتظام اور خوش اخلاقی اور بین الاقوامی تعلیمی اور طبی اور دیگر خدمات پر اظہار مسرت کیا اور اس بات کی خواہش کی کہ وہ دوبارہ بھی ایسے جلسوں میں شامل ہونے کے خواہشمند ہیں۔

ازاں بعد حضور انور کے ارشاد پر مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن نے اردو ترجمہ پیش کیا۔ مکرم ندیم احمد صاحب زاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام 'جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضور انور نے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دوسرے روز کے خطاب میں خدا تعالیٰ کے ان افضال وانعامات کا تذکرہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے سال گزشتہ میں جماعت پر نازل فرمائے۔ آپ کا یہ خطاب 5:50 منٹ پر شروع ہوا۔ آپ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد قرآن کریم کی آیت ﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (النحل:19) کی تلاوت کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا کے 185 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ اور اس سال چار نئے ممالک برمودہ، اسٹونیا، بولیویا اور انٹیگوا میں احمدیت کا پیغام پہنچا ہے۔

برمودہ (Barmuda) میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے ذریعہ جماعت قائم ہوئی۔ جبکہ اسٹونیا میں جماعت احمدیہ جرمنی کو پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ مکرم منیر احمد منور صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی نے اسٹونیا کا دورہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 9 افراد کو قبول حق کی توفیق ملی۔

انٹیگوا میں جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ کی مساعی سے احمدیت کا پیغام پہنچا۔

حضور نے فرمایا کہ 1984ء کے بعد اب تک 94 نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔

وہ ممالک جہاں پرانے رابطے کمزور ہو چکے تھے وہاں بھی جماعت کو دوبارہ رابطہ کرنے کی توفیق ملی۔ ایسے ممالک میں ہنگری بھی شامل ہے جہاں رابطے بحال ہوئے ہیں اور اب باقاعدہ رجسٹریشن کی کارروائی مکمل ہو چکی ہے۔

اس طرح مالٹا، رومانیہ، فن لینڈ وغیرہ میں رجسٹریشن کی کوششیں جاری ہیں۔ مکرم سید کمال یوسف صاحب سابق مبلغ سکینڈے نیویا نے فن لینڈ میں رجسٹریشن کی کوشش کی ہے۔ اس کے علاوہ کیمرون، نمیبیا، روانڈا اور چاڈ میں بھی دوبارہ رابطے بحال کئے گئے ہیں۔

امسال 945 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اور 589 نئے مقامات پر احمدیت کا پودا لگا ہے۔ مجموعی طور پر 1534 نئے علاقوں میں احمدیت کا نور پہنچا ہے۔ اسی طرح ہندوستان میں 186 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

نومبائعین سے رابطوں کے سلسلہ میں غانا نے اچھا کام کیا ہے اور 313 دیہات سے رابطہ کر کے انہیں دوبارہ جماعت میں فعال بنا دیا ہے۔

برکینا فاسو میں ایک لاکھ 68 ہزار افراد سے رابطہ کیا گیا ہے۔ اور نائیجیریا میں 124000 افراد سے رابطے بحال ہوئے ہیں۔ اسی طرح آئیوری کوسٹ، بنگلہ دیش، سیرالیون، بینن، تنزانیہ، کینیا، مالی، گوئٹے مالا وغیرہ میں نومبائعین سے رابطوں میں کافی پیشرفت ہوئی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دوران سال 171 نئی مساجد کی تعمیر کی گئی تھی جبکہ 188 بنی بنائی ملیں۔ اس طرح 359 نئی مساجد جماعت کو ملیں۔ مالی میں جماعت کی پہلی مسجد زیر تعمیر ہے۔ یہاں 53 مساجد بنی بنائی ملیں۔ بینن میں 21 نئی مساجد تعمیر کی گئیں۔ اب یہاں جماعت کی مساجد کی کل تعداد 251 ہو گئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ 21 سالوں میں جہاں پاکستان میں چند مساجد کو شہید کیا گیا اور اب بھی یہ کوششیں جاری ہیں اس کے بالمقابل اللہ کے فضل و کرم سے جماعت کو 14135 مساجد حاصل ہوئیں۔ الحمد للہ

امسال مشن ہاؤسز میں 96 کا اضافہ ہوا ہے۔

سویٹزرلینڈ میں جماعت کے پاس ایک چھوٹی سی مسجد اور مشن ہاؤس تھا۔ اور بڑے عرصہ سے ایک بڑے قطعہ زمین کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی مگر اس سلسلہ میں بڑے عرصہ سے خاموشی تھی۔ میرے دورے کے وقت اس کی تلاش کی گئی اور اللہ کے فضل سے 7000 مربع میٹر کا ایک قطعہ زمین خریدنے کی توفیق ملی۔ یہاں 15 کمرے اور 2 ہال تعمیر شدہ ہیں۔ ایک ہال قبلہ رخ ہے جس میں 250 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

اس سلسلہ میں اللہ کے فضل سے مقامی لوگوں نے بہت تعاون کیا ہے۔ ایک پادری صاحب نے کونسل کو خط لکھا کہ یہ لوگ اچھے ہیں ہمیں ان سے کوئی شکایت نہیں ہوگی لہذا انہیں زمین دے دی جائے۔ اسی طرح ایک اجتماع میں ممبران کونسل نے ہمارے حق میں تقاریر کیں۔ اور اللہ کے فضل سے ستمبر 2005ء میں یہ قطعہ زمین جماعت کے نام منتقل ہو گیا۔

حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ UK کو بھی شیفیلڈ میں ایک بلڈنگ خریدنے کی توفیق ملی۔ اور یہ اصل قیمت سے تین گنا کم قیمت پر ملی ہے۔ اسی طرح جامعہ احمدیہ UK کے لئے بھی ساڑھے سات لاکھ پونڈ سے ایک جگہ خریدی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئی جگہ جلسہ گاہ کے لئے خریدی گئی ہے اس کا نام "حدیقۃ المھدی" رکھا ہے۔ امیر صاحب یوکے کا خیال تھا کہ امسال یہاں جلسہ نہ کیا جائے کیونکہ مقامی لوگوں کی مخالفت کا خدشہ تھا۔ مگر مَیں نے کہا کہ یہاں ہی جلسہ کریں گے جو کچھ ہونا ہے وہ ہوگا۔ بہرحال اللہ نے مدد کی اور جلسہ یہاں ہی ہوا۔

تراجم قرآن کریم کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امسال تھائی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کی دوسری جلد جو 11 سے 20 پاروں پر مشتمل ہے شائع ہوئی۔

حضور نے فرمایا کہ امسال 74 فولڈرز اور کتب مختلف زبانوں میں شائع کرنے کی توفیق ملی۔

حضور نے فرمایا کہ امسال مورے زبان میں جو برکینا فاسو میں بولی جاتی ہے اور نیپالی زبان میں "الوصیت" کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اسی طرح تفسیر کبیر کی چھٹی جلد کے عربی ترجمہ کا کام مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے کیا ہے اور یہ جلد شائع ہو گئی ہے۔

ایک کتاب قرآن کریم کے مشکل الفاظ کے معانی (انگریزی اور اردو میں) شائع ہوئی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کے مشکل الفاظ کی ڈکشنری جو ملک غلام فرید صاحب نے مرتب کی ہے شائع کی گئی ہے۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات (Essence of Islam) کی چوتھی جلد انگریزی میں شائع ہو گئی ہے۔ اور آپ کی کتاب "مواہب الرحمٰن" عربی میں شائع ہوئی ہے۔ نیز "آسمانی فیصلہ" کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "تذکرۃ الشہادتین" کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ۔ اسی طرح "تجلیات الٰہیہ" کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو گیا ہے۔ "خطبات طاہر" حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے خطبات عیدین بھی شائع کئے گئے ہیں۔ "انوار العلوم" کی 13 ویں جلد شائع ہو گئی ہے۔ کتاب "النبوۃ والخلافۃ" عربی زبان میں شائع ہوئی ہے۔ اسی طرح انگریزی زبان میں کتاب "حضرت مولوی نورالدین" بھی شائع ہو گئی ہے۔

حضور انور نے بتایا کہ امسال 267 نمائشوں کے ذریعہ 270000 افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

رقیم پریس کے علاوہ افریقہ کے چھ ممالک میں پریس کام کر رہے ہیں۔ (نئے ممالک برکینا فاسو اور کینیا کے لئے مشینری بھجوائی گئی ہے)۔

عربی ڈیسک میں چھ مزید کتب شائع کی گئی ہیں۔ اس کے انچارج مکرم عبدالمومن طاہر صاحب ہیں۔ اسی طرح ہر ماہ MTA پر عربی زبان میں Live پروگرام آتا ہے۔ ایک عیسائی پادری کے آنحضورؐ پر اعتراضات کے جواب دئے گئے جو بفضل خدا بہت مقبول ہوئے ہیں۔

فرنچ ڈیسک کے انچارج مکرم جہانگیر صاحب ہیں۔ اس کے تحت بھی بہت سی کتب کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ
6214750
6214760
اقصیٰ روڈ
6212515
6215455
پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

بنگلہ ڈیسک کے انچارج مکرم فیروز عالم صاحب ہیں۔ اس کے تحت بھی کئی کتب کے تراجم شائع کئے گئے ہیں ۔60 مجالس سوال وجواب کا ترجمہ کیا گیا۔اسی طرح خطبات جمعہ کا بھی ترجمہ کیا جاتا ہے۔

چینی ڈیسک کے انچارج محمد عثمان چاؤ صاحب ہیں اس میں قرآن کریم کے ترجمہ کے علاوہ اب تک 14 کتب شائع کی گئی ہیں۔

MTA کے لئے اب ایک نیا معاہدہ ہوا ہے جس کے مطابق افریقہ میں ایک نئے سیٹلائٹ پر چھوٹے ڈش کے ذریعہ بھی یہ پروگرام دیکھے جاسکیں گے۔MTA کی نشریات بیک وقت 8 زبانوں میں دنیا کے تمام حصوں میں پہنچائی جاتی ہیں۔حضور انور نے بتایا کہ ایم ٹی اے کے علاوہ مختلف ممالک میں 1243 ٹی وی پروگرام 508 گھنٹے پر مشتمل تھے جو 7 (سات) کروڑ افراد نے دیکھے۔

برکینا فاسو میں جماعت کا ایک ریڈیو سٹیشن بھی کام کر رہا ہے ۔ دنیا کے مختلف ریڈیو سٹیشنوں پر 12240 گھنٹے کے ریڈیو پروگرام نشر کئے گئے۔

مجلس نصرت جہاں کے تحت 12 افریقن ممالک میں 34 ہسپتال کام کررہے ہیں۔اس کے علاوہ 11 ممالک میں 494 سکول کام کررہے ہیں۔کینیا میں شیانڈا کے مقام پر ایک نیا ہسپتال تعمیر کیا جارہا ہے۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کچھ نئی عمارات بھی تعمیر کی گئی ہیں جن میں طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ہے جو امریکہ کی جماعت کی مالی معاونت سے تعمیر کیا گیا ہے۔ربوہ میں طاہر ہومیو پیتھی کلینک نے 131000 سے زائد افراد کا علاج کیا۔

پریس اینڈ پبلیکیشن کے سلسلہ میں مکرم چوہدری رشید احمد صاحب مرحوم نے 20-21 سال تک کام کیا ہے۔بچوں کی کتب بھی لکھیں ۔رابطے بھی کئے ۔ اخبارات ورسائل وغیرہ سے رابطے رکھے۔ان کی وفات کے بعد اب سید محمد عارف ناصر صاحب اس ڈیسک کے انچارج ہیں۔

تحریک وقف نو: امسال 3180 بچوں کا اضافہ ہوا ہے۔ اس طرح کل تعداد 33190 ہوگئی ہے۔

بیرون پاکستان میں 12920 اور پاکستان میں 20270 واقفین نو ہیں۔ان میں سے ربوہ میں واقفین نو کی تعداد 6147 ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ اس تحریک کے ثمرات آپ ایک دوسال بعد دیکھیں گے۔

ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First): الحمدللہ یہ اب UNO میں رجسٹرڈ کرلیا گیا ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ نے پاکستان میں زلزلہ سمیت، سونامی اور دیگر آفات کے وقت دنیا کے مختلف ممالک میں بلاامتیاز لوگوں کی خدمت کی ہے۔پاکستان میں 8 ماہ سے زائد عرصہ تک جماعت کا کیمپ کام کرتا رہا۔کشمیر کے علاقہ کے علاوہ اسلام آباد میں جماعت کا امدادی کیمپ کام کرتا رہا۔جہاں تین لاکھ 56 ہزار سے زائد کھانے مہیا کئے گئے۔اور 75 ہزار افراد کو علاج معالجہ کی سہولت دی گئی۔39000 افراد کو سامان مہیا کیا گیا۔انڈونیشیا، امریکہ اور دیگر ممالک میں بھی سیلابوں، زلزلوں میں خدمت کی گئی۔

افریقہ میں I.T. سینٹرز قائم کئے گئے۔گیمبیا، نائیجیریا، بینن، آئیوری کوسٹ، سیرالیون وغیرہ میں ہیومینٹی فرسٹ کو کام کرنے کی توفیق ملی۔مختلف علاقوں میں سکولوں کو کتب، یونیفارم اور فرنیچر مہیا کیا گیا۔

احمدی آرکیٹیکٹس وانجینئرز ایسوسی ایشن نے افریقہ میں پینے کا صاف پانی اور کم قیمت پر بجلی مہیا کرنے کا کام کیا۔

بیعتیں: حضور انور نے فرمایا کہ امسال کل 2,93,881 بیعتیں ہوئیں۔ نائیجریا میں 115076 بیعتیں ہوئیں۔78 نئی جگہوں پر احمدیت کا پودا لگا۔41 امام مشرف بہ احمدیت ہوئے۔ 181 ایکڑ زمین خریدی گئی۔غانا میں 103,800 بیعتیں ہوئیں۔ 46 امام داخل احمدیت ہوئے۔جلسہ گاہ کے لئے 1460 ایکڑ زمین خریدی گئی۔

اس کے علاوہ بینن، کینیا اور انڈیا وغیرہ میں ہزاروں بیعتیں ہوئی ہیں۔

سیرالیون کے صدر مملکت نے گزشتہ جمعہ کو بیت الفتوح لندن میں ہمارے ساتھ نماز جمعہ ادا کی۔ وہاں بھی ان کا جماعت کے ساتھ تعلق ہے۔

مالی قربانیاں: حضور انور نے فرمایا: الحمدللہ! احباب جماعت کے نظام وصیت میں شامل ہونے کی وجہ سے بجٹ آمد میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ مالی قربانی کے سلسلہ میں جماعت کے افراد نے بہت خلوص کا مظاہرہ کیا ہے۔ فرانس کے ایک شخص نے اپنی گاڑی بیچ کر ساری رقم چندہ کا بقایا ادا کرنے میں دے دی۔

حضور نے فرمایا کہ پس اللہ تعالیٰ کے جو افضال جماعت احمدیہ پر نازل ہورہے ہیں وہ بے شمار اور ان گنت ہیں۔اور کوئی نہیں جو انہیں روک سکے۔

حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس کے حوالہ سے فرمایا کہ یہ لوگ یاد رکھیں کہ ان کی عداوت سے اسلام کو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔کیڑوں کی طرح خود ہی مرجائیں گے اور اسلام کا نور دن بدن ترقی کرے گا۔خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اسلام کا نور دنیا میں پھیلا دے۔اسلام کی برکتیں اب ان مگس طینت مولویوں کی بک بک سے رک نہیں سکتیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کرکے صاف لفظوں میں فرمایا ہے: مَیں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اب اے مولویو! اے بخل کی سرشت والو! اگر طاقت ہے تو خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کو ٹال کردکھاؤ۔ ہریک قسم کے فریب کام میں لاؤ اور کوئی فریب اٹھا نہ رکھو۔ پھر دیکھو کہ آخر خدا تعالیٰ کا ہاتھ غالب رہتا ہے یا تمہارا۔

حضور نے فرمایا اب یہ سلسلہ ترقی پر ترقی کرے گا۔ اور ساری زمین جماعت ہی کی ہوگی۔اور احمدیت کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچے گی۔انشاءاللہ

(باقی آئندہ شمارہ میں)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم

مکرم ومحترم ملک سیف الرحمٰن صاحب (مرحوم) مفتیٔ سلسلہ احمدیہ، جامعہ احمدیہ کے پرنسپل رہے۔آپ کی وفات پر مجلس طلباء سابق کی طرف سے قرارداد تعزیت آپ کی اہلیہ محترمہ کی خدمت میں بھجوائی گئی۔ اس پر آپ نے جو خط مجلس طلباء سابق جامعہ احمدیہ کے نام بھجوایا اس میں حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کی سیرت کے بعض پہلوؤں کا تذکرہ ہے۔یہ خط ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔(ادارہ)

ربوہ ۔ 4-12-1989

عزیزان مجلس طلباء سابق جامعہ احمدیہ ربوہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کی طرف سے قرارداد تعزیت بروفات ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم ملی جو میرے لئے تسکین قلب کا باعث ہوئی۔جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

یقیناً یہ احمدیت کی ہی برکت ہے جس نے حضرت ملک صاحب کے ذہن کو حسین بنایا اور ان کے قلب کو منور کیا اور اُن کی شخصیت کو دلربا اور ہردلعزیز بنایا۔مختلف عوارض لاحق ہونے کے باوجود آپ کے دل میں دین کی خدمت کرنے کی لگن ہوتی تھی جو مفوضہ کام کی تکمیل کے لئے ممد ثابت ہوتی اور یہی شوق اور لگن آپ اپنے شاگردوں میں بھی دیکھنا چاہتے تھے۔آپ کا خط بہت خوبصورت اور تحریر بڑی مؤثر تھی۔حلقۂ احباب وسیع تھا اور اُس میں بزرگ، ہم عمر اور کم عمر بھی شامل تھے۔

بیٹیوں اور بیٹوں سے بہت محبت کرتے تھے ۔ ان کی خدمات کی تعریف کرتے ۔گھر میں معمولی کام کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے تھے ۔جس طرح اپنے بچوں سے محبت کرتے تھے اُن سے بڑھ کر اپنے شاگردوں سے محبت کرتے تھے۔آپ کے شاگردوں کے جو خط آپ کے نام آتے وہ بھی خلوص اور محبت کے جذبات سے پُر ہوتے۔کبھی کبھی مَیں کہتی کہ یوں لگتا ہے کہ آپ کے شاگرد آپ سے محبت بہت کرتے ہیں۔جواب دیتے مجھے بھی تو وہ بہت عزیز ہیں۔

1985ء میں ایڈمنٹن میں Pancrease کے آپریشن کے بعد بستر پر لیٹے لیٹے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر حدیقۃ الصالحین کی غلطیوں کو درست کیا اور روایات میں مزید اضافہ کیا۔ یہ محنت ان کو دو مرتبہ کرنا پڑی۔کیونکہ جو روایات کا مجموعہ آپ نے پاکستان بھجوایا وہ کراچی میں ضبط ہوگیا۔آپ نے اس کی نقل بھی نہ رکھی تھی۔کم از کم مجھے تو بہت گھبراہٹ ہوئی کہ آپ اتنے بیمار ہیں دوبارہ کس طرح یہ کام کریں گے۔لیکن اُن کے چہرے پر گھبراہٹ کا کوئی اثر نہ تھا۔پھر سے وہ تمام مسودہ تیار کرکے بھجوایا اور اب نقل بھی رکھی۔

اسی طرح تاریخ افکار اسلامی ،دارالسلام ، دارالحرب کے عناوین پر مبسوط مضامین اسی بیماری کے دوران لکھے جن پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ایک خط کے جواب میں حضور نے فرمایا:

آپ کا خط محررہ 13-01-85 اور مسودہ بعنوان دراالسلام اور دارالحرب معنی ومفہوم اور مختلف نظریات موصول ہوا۔جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

پھر اسی خط کے آخر میں تحریر فرمایا:

آپ کے امریکہ ،کینیڈا جانے سے صرف اتنا فرق پڑا ہے کہ آپ پہلے ملک سیف الرحمٰن ہوا کرتے تھے لیکن اب S.R.Malik ہوگئے ہیں۔ باقی خدا تعالیٰ کے فضل سے اسی طرح خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔اللہ تعالیٰ بیش از پیش مقبول خدمت کی توفیق سے نوازتا رہے۔ کَانَ اللّٰہ مَعَکُمْ۔

23/اکتوبر کو ہم پاکستان کا ویزا حاصل کرنے کے لئے فوٹو کھنچوانے گھر سے نکلے تھے کہ راستہ میں ہی Attack ہوا ۔طبیعت ذرا سنبھلی تو مَیں نے کہا کہ گھر چلیں ۔ کہنے لگے نہیں فوٹو کھنچوانے جانا ہے۔ پھر اٹھ کر کھڑے ہوگئے ۔ مجھے وہم بھی نہ تھا کہ یہی تکلیف آخرکار آپ کو ہم سے جدا کردے گی۔ نہ کوئی وصیت کی نہ کوئی نصیحت ۔سارے کام اپنے ذمہ لے رکھے تھے۔ ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کرنا اُن کی فطرت تھی۔ دوسرے کے حُسن سلوک کو سراہنا آپ کی عادت تھی۔ کبھی کسی کی شکایت نہ کی ،نہ گلہ نہ شکوہ ۔بات کو دوہراتے نہیں تھے بس جو کہہ دیا، کہہ دیا......۔

زندگی کے آخری دن بچوں کے آواز دینے پر آنکھیں کھول کر انہیں دیکھتے تھے اور ہاتھ ہلاتے تھے جیسے کوئی الوداعی سلام کہہ رہا ہو۔ایک مرتبہ انہوں نے اشارہ سے کاغذ اور پنسل مانگی لیکن کچھ لکھ نہ سکے۔ میرے بیٹے ہشام نے یہ بھی بتایا کہ میری ہتھیلی پر اپنی انگلی سے کچھ لکھتے تھے لیکن کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ ان کے بعد ہشام نے کہا کہ جب مَیں ابا جان کے پاس جاؤں گا تو پوچھوں گا۔ابا جان آپ کیا کہنا چاہتے تھے؟

مَیں کہتی ہوں کہ وہ اپنے محبوب جامعہ احمدیہ اور طلباء جامعہ احمدیہ کو کہنا چاہتے ہوں گے کہ ؎

قیامت کا دن آ گیا رفتہ رفتہ
ملاقات کا دن بدلتے بدلتے

طلباء جامعہ احمدیہ سے میری یہ درخواست ہے کہ وہ اپنے مشفق اور مہربان استاد محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب کے لئے مغفرت کی دعا کریں ،ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔ نیز یہ کہ خدا تعالیٰ انہیں بہت پیار سے رکھے ۔ان لوگوں کے ساتھ انہیں رکھے جو اُسے بہت پیارے ہیں ۔ ہم سب کو صبر جمیل دے اور ان کی ساری اولاد کو اور ان کی اولاد کو نیک اور خادم دین بنائے اور سب کا انجام بخیر کرے۔آمین۔

اللہ تعالیٰ جامعہ اور طلباء جامعہ کو اپنے فضلوں سے نوازے ۔ دنیا کے کونے کونے میں پہنچ کر وہ خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے والے ہوں۔آمین۔

والسلام غمزدہ۔طالب دعا

خاکسار امتہ الرشید شوکت

اہلیہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم

❁❁❁❁❁

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

چادر

(مقصود احمد علوی، جرمنی)

ایک چادر تو وہ ہوتی ہے جس کے مطابق دانشمند لوگ پاؤں پھیلاتے ہیں جبکہ ایک کا تعلق چاردیواری سے بیان کیا جاتا ہے۔ ایک چادر وہ ہے جو مسلمان خواتین پردے کی خاطر سر پر اوڑھتی ہیں۔ کہنے کو تو دوپٹہ بھی سَر پر ہی اوڑھا جاتا ہے اور آجکل سکارف بھی کسی حد تک اسی کام آنے لگا ہے لیکن یہ دونوں اُس اعلیٰ مقصد کیلئے ہرگز مفید نہیں جو چادر سے حاصل ہوسکتا ہے۔ دوپٹہ باریک کپڑے کی ایک چھوٹی اور ہلکی اوڑھنی ہوا کرتی تھی جو خواتین عموماً گھر کے اندر استعمال کیا کرتی تھیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اِس نے ایک ''لِیر'' کی شکل اختیار کر لی ہے اور جس طریق سے یہ آجکل استعمال ہوتی ہے اُس کا تعلق زیب وزینت سے ہے نا کہ پردے سے۔ چادر جو آج بھی کہیں کہیں اوڑھنی کے طور پر استعمال ہوتی ہے اُس کی تو بات ہی اور ہے۔ یہ نا صرف سردی گرمی کے مضر اثرات سے جسم کی حفاظت کرتی ہے بلکہ پردے کے تمام تقاضے بھی پورے کرتی ہے۔ اسی طرح جسم کی حفاظت کے ساتھ ساتھ عصمت کی حفاظت کیلئے بھی یہ ایک اعلیٰ درجے کی تدبیر ہے۔

ہر زبان میں بعض اشیاء اپنی مخصوص خصوصیات کی وجہ سے ایک خاص مفہوم کی ادائیگی کے لئے بطور اصطلاح استعمال ہونے لگتی ہیں۔ مثال کے طور پر چھتری، سایہ، اور چھت وغیرہ حفاظت مہیّا کرنے کا مفہوم ادا کرتے ہیں۔ اِسی طرح چادر کا لفظ بھی اِسی مفہوم کی ادائیگی کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ علمِ تعبیر الرویا کے مطابق اگر کوئی عَورت خواب میں چادر دیکھے تو اِس سے مراد اُس کا خاوند ہوتا ہے۔ پھر جس حالت میں اور جیسی چادر اُس نے دیکھی ہوگی اُسی کے مطابق خواب کی تعبیر ہوگی۔ ہمارا ایمان ہے کہ سچی خوابیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغامات ہوتے ہیں اور حدیث میں اِنہیں نبوّت کا چالیسواں حصّہ قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ بھی اشارات کی زبان میں خاوند کے حوالے سے کسی خاتون کو پیغام دینے کیلئے چادر کو استعمال کرتا ہے۔ پس اس پہلو سے ہر بیوی کیلئے اُس کا خاوند بھی ایک چادر ہے جو اُس کی حفاظت کیلئے ہے۔

چادر اور چاردیواری کے اندر رہنے کی بات ہو یا چادر کے مطابق پاؤں پھیلانے کی، سردی سے بچنے کیلئے چادر کی ''بُکل'' مارنے کا ذکر ہو یا پھر خواتین کا اپنی زینتوں کے چھپانے کیلئے چادر کا اوڑھنی کے طور پر استعمال ہو، اِن تمام مواقع میں ایک بات بہرحال مشترک ہے اور وہ ہے حفاظت جس کیلئے چادر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی عَورت کیلئے اُس کے خاوند کو چادر قرار دیا ہے جو یقیناً اُس کی حفاظت کیلئے ہے۔

ایک وقت تھا کہ چادر کا استعمال بڑا عام تھا۔ قرآن شریف وحدیث میں تو پردے کے تفصیلی احکامات پائے جاتے ہیں۔ اس لئے دُنیا بھر میں مسلمان خواتین تو بطورِ خاص پردے کی غرض سے چادر کا استعمال کرتی ہیں۔ بائیبل میں بھی خواتین کیلئے کم از کم سَر ڈھانکنے کا ارشاد تو موجود ہے چنانچہ لکھا ہے: ''اگر عورت اوڑھنی نہ اوڑھے تو بال بھی کٹائے۔ اگر عورت کا بال کٹانا شرم کی بات ہے تو اوڑھنی اوڑھے'' (ا۔کرنتھیوں باب ۱۱) ایک تو اس وجہ سے اور دوسرے فطری شرم وحیا کی وجہ سے یورپ میں بھی عیسائی خواتین اپنی زینتوں کو چھپایا کرتیں اور سروں پر اوڑھنی لیا کرتی تھیں۔ بُرا ہو مادہ پرستی کا کہ اس نے آہستہ آہستہ جہاں دیگر کئی اچھی اقدار کو معاشرے سے مٹا ڈالا ہے یہاں کی عَورتوں کے سَروں سے اوڑھنیاں بھی اتار لی ہیں۔ یہ چادریں،

یہ اوڑھنیاں تو شرم وحیا کی قوتوں کی تقویّت اور عصمت کی حفاظت کیلئے ایک قسم کا حصار تھیں۔ جب یہ اُتریں تو ظاہر ہے شرم وحیا بھی رُخصت ہوئی اور عصمت کی حفاظت کا احساس بھی مٹ گیا۔ صرف ایک ظاہری چادر ان عورتوں نے اتاری تھی۔ اس کا نتیجہ کتنا بھیانک نکلا ہے۔ وہ جنہیں خدا نے عَورت کیلئے چادر قرار دیا ہے اُن سے بھی یہ عورتیں مُستغنی ہوگئیں۔ کون خاوند اور کس کا خاوند، کون بیوی اور کس کی بیوی؟ جس رفتار سے جنسی حوس پرستی کا عفریّت یہاں کی اخلاقی اور مذہبی اقدار کو نگل رہا ہے ڈر ہے کہ ان اقوام سے خاوند بیوی کا بندھن ہی کلیتاً ختم نہ ہو جائے۔ میاں بیوی کے رشتوں اور عائلی زندگی کی جو بدترین صورتِ حال آج اس معاشرے کی ہوچکی ہے حاجتِ بیان نہیں۔ یورپ کا یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ عَورت کو اپنی حفاظت کیلئے ایک چادر کی جیسے پہلے ضرورت تھی آج بھی اُسی طرح ہے بلکہ اُس سے کہیں بڑھ کر۔ اِس سے مستغنی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خود اپنے ہاتھوں اپنی حفاظت کا انتظام ختم کر دیا جائے۔ یہ درست ہے کہ جس طرح خاوند اپنی بیوی کیلئے ایک چادر ہے اُسی طرح بیوی بھی اپنے خاوند کیلئے یقیناً ایک چادر ہے اور دونوں ایکدوسرے کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ پاک نے دونوں کو ایکدوسرے کیلئے لباس قرار دیا ہے۔

لیکن اس حقیقت سے بھی کسی کو انکار نہیں کہ عصمت اور عائلی زندگی کی حفاظت کے حوالے سے جس طرح ظاہری چادر کا تعلق مرد کی نسبت عَورت سے زیادہ ہے اسی طرح معنوی لحاظ سے بھی اس کا تعلق عورت سے ہی زیادہ بنتا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ پردے کی غرض سے اپنی زینتوں کو چھپانے کا جس رنگ میں عورت کیلئے حکم ہے اُس طرح مرد کیلئے نہیں۔ یعنی عورت کو اُس کی صنف کے بعض مخصوص تقاضوں کی وجہ سے ظاہری چادر کے استعمال کی زیادہ ضرورت ہے اور اگر وہ اسے استعمال نہیں کرے گی تو اُسے نقصان کا زیادہ خطرہ ہے۔ چادر کے معنوی لحاظ سے بھی دیکھا جائے تو خاوند کے بغیر ایک عورت کو نسبتاً زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اُسے زیادہ خطرات درپیش ہوسکتے ہیں۔ علیحدگی کی صورت میں چھوٹے بچے عموماً ماں کے پاس رہتے ہیں اور اُس اکیلی کو اُن کی پرورش اور تعلیم وتربیّت کے مسائل کو بھگتنا پڑتا ہے۔ یہاں یورپ کے آزاد معاشرے میں بھی جو عورتیں خاوندوں کے بغیر رہتی ہیں اُنکی گھریلو زندگی کا اگر انسان بغور مطالعہ کرے تو یہ سمجھنا ہرگز مشکل نہیں ہوتا کہ وہ طرح طرح کے مسائل میں الجھی ہوئی اور ہمیشہ پریشان رہتی ہیں۔ گھر کی حفاظت کے حوالے سے مشرق میں ایک ضرب المثل آج بھی مشہور ہے کہ دروازے کے باہر پڑی ہوئی مَرد کی تو جوتی بھی کافی ہوتی ہے۔

یہ تو درست ہے کہ یورپ کی اِن عورتوں کیلئے اِدھر اُدھر سے چادریں پکڑ کر وقتی ضرورت پوری کرنے میں کوئی روک نہیں ۔۔۔۔ لیکن یہ بھی تو ایک حقیقت ہے کہ اپنی چادر اپنی ہی ہوتی ہے۔ اِس وقتی ضرورت کے علاوہ بھی تو روزمرّہ معاشرتی زندگی میں بے شمار ایسے مواقع آتے ہیں کہ ایک عورت کو مرد کی ضرورت پڑتی ہے اور وہ اکیلی اُس صورتِ حال سے نہیں نپٹ سکتی۔ بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیّت کے مسئلے سے ہی اکیلی عورت کا صحیح معنوں میں عہدہ برآ ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے بیسیوں مسائل سے نپٹنے کیلئے ایک عورت کو اپنی ایک مستقل چادر کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ چادر اُس کا خاوند ہے۔ اگرچہ غیر مُسلم عورتوں کو اس معاشرے میں عارضی چادریں تو ہر وقت میسّر ہیں اور وہ چاہیں تو دن میں دو دو بھی تبدیل کر سکتی ہیں۔۔۔۔ لیکن اپنی چادر اتار پھینکنے کے بعد دوسری مستقل چادر کا حصول اِن کیلئے بھی کوئی آسان کام نہیں۔

مندرجہ بالا صورتِ حال کے پیشِ نظر مسلمان خواتین کا اِن غیر مُسلم عورتوں کی ریس کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضرت مُصلح موعودؓ نے گلستانِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے چن چن کر 'اوڑھنی والیوں کیلئے پھول'' پیش کئے ہیں۔ ہماری خواتین کو چاہئے کہ ان پھولوں کے گلدستوں سے اپنے آنگنوں کو سجائیں اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ اُن کا تو جہان ہی اِن لوگوں سے بالکل الگ ہے۔ آسمان الگ، زمین الگ، شرم وحیا کے معیار الگ، عصمت و پاکدامنی کے تصورات الگ۔ اِنہیں تو بہت سوچ سمجھ کر اپنی چادر اتارنی چاہئے کیونکہ اِن کیلئے عارضی چادروں کا تو سوال ہی نہیں، مستقل چادریں بھی بعد میں ملنی اگر ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ضرور ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھیں سوشل امداد چادر کا بدل ہرگز نہیں ہوسکتی۔ اس لئے خیر اسی میں ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر بگڑ کر چادریں اتار پھینکنے کا ہرگز نہ سوچیں بلکہ جہاں تک ممکن ہو سکے اپنی اپنی چادریں اوڑھ کر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نبوت ہے حسیں تحفہ بڑا انعام ہے ساقی

بڑی تھوڑی ہے مدت پر بہت یاں کام ہے ساقی
بھروسہ عمر رفتہ کا ؟ یہ خالی جام ہے ساقی
چلے تھے زُعم لے کر جو ہمیں کل بھی مٹانے کا
نہ قسمت میں تھا اُن کی کل ، نہ اب آرام ہے ساقی
جو ظالم تھا وہ ظالم ہے جو صابر تھا سو صابر ہے
ہوئے مسرور ہم ، دشمن ہوا ناکام ہے ساقی
جو قابض ہوں حکومت پر جو قاتل ہوں اصولوں کے
ہمیشہ اُن نے سچوں پر دھرا الزام ہے ساقی
بنا جس کے نہ ہو دیں پر ، رواداری ، اصولوں پر
وہاں قانون ان کا دفترِ اوہام ہے ساقی
سبھی باتیں ہوئی سچی ، سبھی وعدے ہوئے پورے
جو پنہاں کل تھا نظروں سے وہ منظر عام ہے ساقی
خدا کے برگزیدوں پر جو کرتا جائے ہے ٹھٹھے
خدا کے اذن سے دشمن وہی ناکام ہے ساقی
نشاناتِ سماوی کے جو منکر ہیں وہ کاذب ہیں
جو پہلوں کا ہوا ان کا وہی انجام ہے ساقی
چڑھا سورج فتح کا دیکھ دشمن جلتا جائے ہے
ہماری صبح دائم ہے عدُو پر شام ہے ساقی
خدا کی نعمتِ عظمیٰ کی جانو قدر و قیمت کو
نبوت ہے حسیں تحفہ بڑا انعام ہے ساقی

(فاروق محمود۔لندن)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

جوخدا کو ہوئے پیارے مرے پیارے ہیں وہی

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ''سیدنا طاہرؒ سووینئر'' میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں ذاتی یادوں کے حوالہ سے محترمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضور رحمہ اللہ کو اپنی خلافت کے آغاز میں کسی نے خط میں لکھا کہ آپ کی والدہ بہت ہی قابل قدر خاتون تھیں جنہوں نے آپ کی ایسی تربیت فرمائی کہ خداتعالیٰ نے آپ کو اس مرتبہ پر فائز کیا۔ خط پڑھنے کے بعد حضورؒ فرمانے لگے میری والدہ کے پاس تو عام طور پر اتنا وقت ہی نہیں ہوتا تھا کہ ہمہ وقت میری تربیت پر توجہ دے سکیں کیونکہ وہ اپنے جلیل القدر شوہر اور جماعت کے کاموں میں ازحد مصروف رہا کرتی تھیں اور یہی کام ان کی تمام تر توجہ کا مرکز تھے۔ مگر بعض احسان انہوں نے مجھ پر چھوٹی عمر سے ہی ایسے کئے جنہوں نے آگے چل کر میری تمام زندگی میں راہنمائی کی۔ میری امی نماز کی عادت کو پختہ کرنے بہت کوشش کرتی تھیں اور اس معاملہ میں سختی کرنے سے بھی گریز نہیں کرتی تھیں۔ خاص طور پر صبح کی نماز پر جبکہ میری نیند بہت گہری تھی اور اٹھنے میں دقت ہوتی تھی تو والدہ صاحبہ نے انتظام یہ کیا ہوا تھا کہ کسی شخص کو مقرر کردیتیں کہ وہ مجھ کو روزانہ وقت پر اٹھائے اور اگر میں نہ اٹھوں تو اسے اجازت تھی کہ وہ پانی انڈیل کر بھی اٹھادے اور اگر پھر بھی بیدار نہ ہوں تو گود میں اٹھا کر مسجد لے جائے۔

آپ نے بتایا میرے پاس بعض دفعہ دُھلے ہوئے کپڑے جو استعمال کے قابل ہوں نہیں ہوتے تھے۔ کئی مرتبہ شلوار کے اوپر صرف اچکن پہن کر ہی سکول چلا گیا۔ لیکن ایک دفعہ شومئی قسمت سے PT کا دن تھا۔ استاد صاحب نے میری طبیعت کی خرابی کے عذر کے باوجود مجھے مجبور کیا کہ ورزش میں حصہ لوں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ میں اچکن سمیت ورزش شروع کرچکا ہوں تو اصرار کیا کہ اچکن اتاروں۔ ایک طرف وہ کوشش کررہے تھے کہ اچکن اتارنے میں کامیاب ہوجائیں۔ دوسری طرف میری کوشش تھی کہ اچکن پہنے رکھوں۔ اسی کشمکش میں سامنے کے کچھ بٹن ٹوٹ گئے۔ یوں انہیں صحیح صورتحال کا اندازہ ہوا۔ اس پر انہوں نے اس وعدہ پر چھوڑ دیا کہ آئندہ اپنے کپڑوں کا دھیان رکھوں گا۔

آپ نے بتایا ایک دفعہ قادیان میں ایک کنوئیں کی تعمیر ہورہی تھی۔ میں چھوٹا تھا اور بہت دلچسپی سے مزدوروں کو اس کام میں حصہ لیتے دیکھتا جو کنوئیں میں ایک رسی سے لٹک کر اترتے۔ اس کام میں مجھے بہت کشش محسوس ہوئی اور یہ خیال نہیں آیا کہ یہ تو بہت لمبی پریکٹس کے بعد اس طریقے پر عمل کرنے کے قابل ہوئے ہیں۔ ایک دن وہاں تنہائی پاکر میں نے بھی یہی کوشش کی۔ ایک تو مجھے تجربہ نہیں تھا دوسرے میری ٹانگیں اس قابل نہیں تھیں کہ دیوار تک پہنچ کر ٹِک سکتیں۔ اس وجہ سے میں رسی کو پکڑے ہوئے بری طرح سے گھسٹتا ہوا تیزی سے کنوئیں کی گہرائی میں اُتر گیا۔ ہاتھوں کی کھال مکمل طور پر رسی کی رگڑ لگنے سے اُتر گئی۔ کسی مزدور کی نظر پڑی تو اس کے بلانے پر سب نے مل کر مجھے کنوئیں سے نکالا۔ ہاتھوں میں شدید تکلیف تھی مگر میں نے گھر میں کسی کو نہیں بتایا اور ہاتھوں کو چھپائے ہوئے حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے پاس پہنچا اور مرہم پٹی کروالی۔

حضور کی عادت تھی جب بھی فارغ ہوتے تو ایسے موضوعات پر ہم سے باتیں کرتے جن میں تربیت کا کوئی نہ کوئی پہلو موجود ہوتا۔ ایک دفعہ جبکہ میری عمر 6-7 سال تھی آپ نے بہت دل میں اُترنے والے انداز میں بتانا شروع کیا کہ ماں اپنے بچوں کیلئے کیا کیا قربانیاں دیتی ہے۔ آپ نے سمجھایا کہ دیکھو بچے کے پیدا ہونے سے پہلے ہی ماں اس کیلئے قربانی کرنا شروع کردیتی ہے۔ اس کی پیدائش تک وہ تکلیف کے مختلف ادوار سے گزرتی ہے۔ پھر بچے کی پیدائش پر اتنی تکلیف اٹھاتی ہے جیسے اپنی جان دے کر کوئی دوسری جان حاصل کرے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو کئی کئی سال راتوں کو نیند اس کیلئے قربان کرتی ہے۔ اپنے سب آرام ایک طرف چھوڑ کر بچے کی ہر ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ اپنی ہر خواہش پر بچے کی خواہشات کو مقدم کرلیتی ہے۔ پھر ایک دَور آتا ہے کہ اس کی تربیت کیلئے اسے بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔

آپ کی طبیعت بہت شکرگزار تھی۔ بعض دفعہ ایسی باتوں پر شکر ادا کرتے جن کا شاید کسی عام آدمی کو خیال بھی نہ آئے۔ ایک دفعہ ہم کھانے کی میز پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ابا تھوڑی دیر کیلئے بالکل خاموش ہوگئے۔ پھر کہنے لگے ابھی میں اس بات پر شکر کررہا تھا کہ میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ بے تکلف ماحول میں بیٹھ کر کھانا کھارہا ہوں اور میرے بچوں کو مجھ سے ہر قسم کی باتیں کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ جبکہ مجھے اپنے بچپن میں ایسے مواقع بہت کم ملتے تھے کیونکہ حضرت اباجان جب تشریف لاتے تو امی پوری طرح بس ان پر ہی متوجہ رہتیں اور ہم بچوں کو زیادہ بات کرنے کا موقع نہیں ملتا تھا۔

آپ کی تربیت کا ایک اَور بہت عجیب انداز تھا۔ جب آپ کہیں باہر سے تشریف لاتے تو پہلے دن وہ تحائف نہ دیتے جو آپ بچوں کیلئے لائے ہوتے بلکہ اگلے دن وہ چیزیں ہمیں ملا کرتیں۔ ایک دفعہ میں نے ابا سے آتے ہی پوچھ لیا آپ ہمارے لئے کیا لائے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں تحائف پہلے دن اس لئے نہیں دیتا کہ اصل خوشی کی بات تمہارے لئے یہ ہونی چاہیے کہ باپ اتنی دیر کے بعد گھر آیا ہے اور تم سے ملا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اصل اہمیت اور محبت، دینے والی ہستی کی ہونی چاہیے، اس مادی چیز کی نہیں جو وہ دیتا ہے۔ یہ میں اسلئے کرتا ہوں کہ جب بھی خدا کی کوئی نعمت تمہیں ملے تو اس نعمت کی شکرگزاری تمہیں خدا کی محبت کی طرف لے جائے کیونکہ اصل دینے والا اور تمام نعمتوں کا مالک خدا ہی ہے۔

حضور بہت بہادر اور شجاع انسان تھے۔ پاکستان سے ہجرت کے وقت بعض لوگوں نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ پاکستان چھوڑتے ہوئے پگڑی وغیرہ نہ پہنیں کیونکہ اس سے انتظامیہ آپ کو واضح طور پر پہچان کر روکنے کی کوشش کرسکتی ہے۔ آپ نے اس مشورہ کو ردّ کردیا اور فرمایا کہ اگر میری قسمت میں پکڑا جانا ہے تو پھر اس صورت میں یہ پسند نہیں کرتا کہ جماعت پر تمسخر کرنے کا ایک بہانہ انہیں دیدیا جائے۔ آپ نے فرمایا میری ذات کی کوئی حیثیت نہیں مگر وہ جب بات کریں گے تو جماعت احمدیہ کے سربراہ کی حیثیت سے میرا نام لیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ میں نے بزدلی سے اپنا حلیہ تبدیل کرکے باہر نکلنے کی کوشش کی ہے۔ میں پورے وقار کے ساتھ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے یہاں سے جانا چاہتا ہوں۔ اگر خدا کی مرضی اس کے علاوہ کچھ اَور ہے تو نہ میں اس سے گھبراتا ہوں اور نہ خوفزدہ ہوں۔

ایک دفعہ ابا نے زمینوں پر دعوت کا انتظام کیا ہوا تھا میرا بیٹا عثمان دواڑھائی سال کا تھا اور حضور کے ساتھ کھڑا ہوکر مچھلیاں پکڑنے کی کوشش کررہا تھا کہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور تالاب میں گرگیا۔ اس وقت سیکیورٹی والے بھی اردگرد موجود تھے اور دوسرے لوگ بھی موجود تھے۔ مگر کسی کو فوری طور پر یہ جرأت نہیں ہوئی کہ چھلانگ لگا کر بچے کو نکال لے۔ مگر حضور نے بغیر ایک لمحہ ضائع کئے فوراً پانی میں چھلانگ لگادی اور بچے کو باہر نکال لائے۔

حضور ہمیشہ ہمارے دلوں میں بزرگوں کی محبت اور قدر پیدا کرنے کی کوشش فرمایا کرتے تھے۔ انگلستان اور امریکہ کے سفر پر روانہ ہونے سے پہلے آپ مجھے اور میری بڑی بہن کو حضرت مولوی دین محمد صاحبؓ کے پاس ملوانے اور دعا کی غرض سے لے کر گئے۔ وہ بہت بیمار اور کمزور تھے۔ ان کے کمرہ سے باہر آکر ہمیں فرمایا کہیں ان کی کمزوری دیکھ کر تم یہ خیال نہ کرنا کہ اب شاید ان کے وجود کا دنیا کو کوئی ایسا فائدہ نہیں ہے۔ یہ اس بستر پر لیٹ کر اپنی دعاؤں سے وہ کام کررہے ہیں جو ہم جیسے صحتمند انسان اپنی تمام تر طاقتیں صَرف کرکے بھی نہیں کرسکتے۔

ایک دفعہ یورپ کے سفر کے دوران آپ نے ایک شخص سے بات شروع کی جو حسب معمول دعوت الی اللہ تک پہنچ گئی۔ آخر پر وہ کہنے لگا اگر آپ برا نہ منائیں تو ایک بات آپ سے پوچھوں۔ آپ تو بہت مہذب اور تعلیم یافتہ انسان نظر آتے ہیں مگر کیا وجہ ہے کہ آپ کی بیوی اور بیٹیاں اس موجودہ ماڈرن زمانے کے ساتھ چلتی ہوئی نظر نہیں آتیں۔ حضور نے اسے جواب دیا کہ شاید ان برقعوں اور پردہ سے تم نے یہ اندازہ لگایا ہے، مگر بات اس کے برعکس ہے جیسے آپ سمجھے ہیں یعنی تہذیب نے انسان کو رفتہ رفتہ کپڑے پہننا سکھایا تھا کپڑے اُتارنا نہیں۔ آپ کی عورت دوبارہ اس جاہلیت کے دَور کی طرف چلی گئی ہے جب انسان بغیر کپڑوں کے شرم محسوس کئے بغیر پھرتا تھا۔

عام لوگوں کے برعکس حضور خوشیوں کو بانٹا کرتے تھے اور غموں کو اپنے تک محدود کرلیتے تھے۔ ہماری سب سے بڑی بہن جو پیدائش کے ایک ماہ بعد ہمارے ماموں کے ولیمہ والے دن وفات پاگئی تھی۔ امی چونکہ رات کی دعوت کی تیاری اور مہمانوں کی آمد کی وجہ سے مصروف تھیں۔ صرف ابا ہی وہاں موجود تھے۔ ابا نے ہمیں بتایا کہ جب بچی کی وفات ہوئی تو میں نے سوچا کہ بچی کو تو واپس نہیں لایا جاسکتا اگر باہر جاکے یہ خبر میں نے سب کو بتادی تو گھر کی خوشی غم میں تبدیل ہوجائے گی۔ آپ سارا دن اکیلے کمرے میں اس کو لے کر بیٹھے رہے۔ جب امی اندر آکر پوچھتیں کہ آج تو یہ رو نہیں رہی کیونکہ یہ بچی اپنی شدید بیماری کی وجہ سے سارا دن بے چین رہتی تھی۔ آپ جواب دیتے ہاں آج یہ سکون سے ہے۔ اس طرح آپ جھوٹ کا سہارا لئے بغیر امی کو مطمئن کردیتے۔ جب تقریب خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچ گئی تو پھر آپ نے اس حادثے کی اطلاع سب کو دی۔

آپ گھر کے ملازمین سے بھی غیرمعمولی حسن سلوک سے کام لیتے۔ اتنا خیال رکھتے کہ بعض دفعہ بچپن کی نادانی کی وجہ سے ہمیں ان سے ایک طرح کا مقابلے کا احساس ہونے لگتا اور امی سے ابا کے لئے شکوہ بھی کیا جاتا۔ امی ہمارے شکوہ پر ہنستی بھی تھیں اور سمجھاتیں کہ دیکھو! ابا ان کا اس لئے زیادہ خیال کرتے ہیں کہ یہ مجبور لوگ ہیں ورنہ اپنے گھر چھوڑ کر دوسروں کے گھر میں رہنا کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔ تمہارا تو اپنا گھر ہے جو دل چاہتا ہے کرتی ہو مگر ان کو نجانے کس کس بات پر اور کتنی مرتبہ اپنے دل پر جبر کرنا پڑتا ہے۔ بعض بچوں کو اپنے گھر میں رکھا اور ان کی پرورش اور تعلیم وتربیت بھی خود کی۔ اپنے حسن سلوک کی وجہ سے دلوں میں اپنی ایسی محبت قائم کردی کہ پھر وہ اپنے پرانے رشتوں کو بھول کر حضور سے ہی تمام عمر کے لئے وابستہ ہوگئے۔ ہر سال اپنی زمینوں پر جامعہ احمدیہ کے ایسے طالب علموں کی دعوت کا اہتمام کرتے جو باہر کے ملکوں سے حصول علم کیلئے اپنے گھربار اور اپنے پیاروں سے دور رہنے پر پابند ہوتے۔ اس دعوت میں آپ اس بات کا اہتمام کرتے کہ ان ملکوں کے روائتی کھانے بھی پکائے جائیں۔ ان علاقوں کی مختلف کھیلوں کے مقابلے بھی کرواتے اور خود بھی پوچھ پوچھ کر ان کھیلوں میں شامل ہوتے۔ ہر کھانا بھی ضرور چکھتے چاہے وہ کیسا ہی مختلف اور عجیب وغریب مزار کھتا۔ ہمیں یہ دیکھ کر بے اختیار ہنسی آجاتی تھی کہ ابا ان کے ساتھ مل کر کیسی عجیب وغریب کھیلوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ حصہ لے رہے ہیں بلکہ کچھ دیر کیلئے محسوس ہوتا کہ ان میں سے ہی ایک ہیں۔

حضورؒ خداتعالیٰ کے دین کی خاطر اپنی جان کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ 1974ء میں جب بعض احمدیوں کو گوجرانوالہ میں بہت دردناک طریقے سے شہید کیا گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فوری طور پر حضور کو بلوایا اور فرمایا کہ تم اسی وقت جاکر موقع پر حالات کا جائزہ لو اور جو ممکن کوشش ان مظلوم احمدیوں کیلئے کی جاسکتی ہے کرو۔ حضور نے واپس آکر امی کو بتایا کہ میں اسی وقت گوجرانوالہ جارہا ہوں۔ تو امی قدرتی طور پر بہت گھبرا گئیں اور حضورؒ سے اس کا اظہار بھی کردیا۔ حضورؒ نے ناراضگی سے فرمایا کہ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ خدا مجھے خدمت کا ایک موقع دے رہا ہے۔ اگر تم میری جان کے خوف سے گھبرا رہی ہو تو مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں، اگر خدا کی راہ میں میری جان جائے تو اس سے بہتر اَور کوئی بات نہیں ہوسکتی۔

ابا عہدیداران اور نظام سلسلہ کی بیحد عزت کرتے تھے اور ہم سے بھی یہی توقع رکھتے تھے۔ امی کی وفات کے بعد لجنہ اماء اللہ انگلینڈ کی صدر مکرمہ باجی امۃ الرشید صاحبہ نے مجھے کہا کہ آپ ہمارے اجتماع کے موقع پر سٹیج پر میرے ساتھ بیٹھیں۔ میں نے حضور سے اجازت کیلئے پوچھا تو حضور نے یہ نہیں فرمایا کہ ہاں میری اجازت ہے۔ بلکہ یہ کہا کہ ہاں اگر تمہاری صدر تمہیں کہہ رہی ہیں تو ضرور بیٹھو۔ پھر جب آپ عورتوں کے پنڈال میں تشریف لائے تو باجی امۃ الرشید نے دوبارہ مجھے کہا کہ آپ حضورؒ کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ میں نے پھر ابا سے پوچھا تو آپ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اگر تمہاری صدر صاحبہ کا حکم ہے تو میرے ساتھ بیٹھ جاؤ۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

25th August 2006 –31st August 2006

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 25th August 2006

00:15 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:120 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 130, Recorded on: 18/01/1996.
02:25 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
03:05 Al Maa'idah: A cookery programme
03:35 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 9th May 2004.
04:40 Moshaairah: An evening of poetry.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Children's Class with Huzoor. Recorded on 5th June 2004 in Holland.
08:20 Les Francais C'est Facile: No. 72
08:40 Siraiki Service
09:10 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 6, Recorded on 18th March 1994.
10:10 Indonesian Service
11:05 Seerat Sahaba Rasool
12:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V.
13:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:35 Bangla Shomprochar
16:00 LIVE Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad Khalifatul Masih V from Silver Spring, USA.
18:35 Arabic Service
20:45 MTA International Jamaat News [R]
21:15 Friday Sermon [R]

Saturday 26th August 2006

00:00 Tilaawat & MTA Jamaat News
00:45 Les Francais C'est Facile: No. 72
01:05 Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 131, Recorded on: 06/02/1996.
02:30 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 25th August 2006.
04:40 Khilafat Jubilee Quiz
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:15 Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 12th June 2004.
08:25 Friday Sermon [R]
09:25 Ashab-e-Ahmad
09:55 Indonesian Service
10:55 French service
12:00 Tilaawat & MTA Jamaat News
12:55 Bangla Shomprochar
14:00 Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
15:00 Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
15:55 Moshaairah: An evening of poetry
16:30 MTA Travel: A documentary on Australia
17:05 Question and Answer Session in Urdu with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 01/01/1984.
17:55 Husn-e-Biyan: A quiz programme
18:30 Arabic Service
20:35 MTA International Jamaat News
21:05 Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
22:10 Ashab-e-Ahmad [R]
22:50 Friday Sermon [R]

Sunday 27th August 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA International News Review
01:10 Husn-e-Biyan: A quiz programme
01:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 132, Recorded on: 27/02/1996.
02:45 Ashab-e-Ahmad
03:20 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 25/08/2006.
04:25 Moshaairah: An evening of poetry
05:00 Husn-e-Biyan: A quiz programme
05:25 MTA Travel: A documentary on Australia
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor. Recorded on 13th June 2004.
08:15 Learning Arabic: Programme No. 27
08:55 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
09:30 MTA Travel: Travel programme about Royal Rajasthan and Jaipur in India.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 13th January 2006.
12:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:10 Bangla Shomprochar
14:15 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 25th August 2006.
15:15 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India [R]
16:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
17:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 12/05/1996. Part 2.
17:55 Learning Arabic: Programme No. 27 [R]
18:30 Arabic Service
19:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 133, Recorded on: 29/02/1996.
20:30 MTA International News Review
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
22:05 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India [R]
22:40 MTA Travel: Travel programme about Royal Rajasthan and Jaipur in India. [R]
23:10 Ilmi Khutbaat

Monday 28th August 2006

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00 Learning Arabic: Programme No. 27
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 133, Recorded on: 29/02/1996.
02:35 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 25th August 2006.
03:40 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 12/05/1996. Part 2.
04:35 MTA Travel: Travel programme about Royal Rajasthan and Jaipur in India.
05:05 Ilmi Khutbaat
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor. Recorded on 1st July 2004 in Canada.
08:15 Le Francais C'est Facile: Programme No. 20
08:45 Spotlight: An Urdu speech delivered by Mirza Abdul Haq on the topic of "The Promised Messiah's (as) love for Allah".
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 90, Recorded on: 06/12/1999.
10:00 Indonesian Service
11:05 MTA Travel: A documentary on Kashmir
11:30 Quiz Ruhaani Khazaa'en
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 16/09/2005.
15:00 Quiz Ruhaani Khazaa'en [R]
15:25 MTA Travel [R]
16:00 Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
17:00 Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 134, Recorded on: 05/03/1996.
20:40 International Jamaat News
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
22:10 Spotlight [R]
22:30 Friday Sermon Recorded on: 16/09/2005 [R]
23:25 MTA Travel [R]

Tuesday 29th August 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05 Le Francais C'est Facile: Programme No. 20
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 134, Recorded on: 05/03/1996.
02:40 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 16/09/2005.
03:45 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 90, Recorded on: 06/12/1999.
04:50 MTA Travel: A documentary on Kashmir
05:25 Quiz Ruhaani Khazaa'en
06:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 1st July 2004 in Canada.
08:00 Learning Arabic: Programme No. 27
08:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 15/06/1996. Part 1.
09:25 Al-Wasiyyat: An educational programme
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service
12:05 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Jalsa Salana Address: Concluding Address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, on the occasion of Jalsa Salana New Zealand 2006. Recorded on 6th May 2006.
14:50 Al-Wasiyyat: An educational programme [R]
15:20 Learning Arabic: Programme No. 27 [R]
15:50 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
16:50 Seerat-un-Nabi (saw)
17:40 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News Review Special
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
22:00 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
22:55 Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]
23:40 Al-Wasiyyat: An educational programme [R]

Wednesday 30th August 2006

00:15 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA Jamaat News
01:15 Learning Arabic: Programme No. 27
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 135, Recorded on: 06/03/1996.
02:50 Jalsa Salana USA 2005: Speech delivered by Faheen Younus Quraishi on the topic of "Brotherhood and Obedience". Recorded on 3rd September 2005.
03:30 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 15/06/1996. Part 1.
04:20 Al-Wasiyyat: An educational programme
04:05 Seerat-un-Nabi (saw)
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:10 Children's Class with Huzoor. Recorded on 27th August 2004 in Germany.
08:40 Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:10 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 31/05/1998. Part 2.
10:10 Indonesian Service
11:10 Swahili Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:05 Bangla Shomprochar
14:05 From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), Recorded on: 31/12/1982.
14:55 MTA Variety: An Australian documentary
15:25 Jalsa Speeches: A speech delivered by Ikhlaaq Anjum on the topic of "The advent of Promised Messiah (as)", on the occasion of Jalsa Salana Germany, recorded on 23rd August 2003.
16:10 Children's Class [R]
17:35 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 136, Recorded on: 07/03/1996.
20:40 International Jamaat News
21:10 Children's Class [R]
22:35 Jalsa Speeches [R]
23:20 Friday Sermon [R]

Thursday 31st August 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 Waqfeen-e-Nau: A children's programme
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 136, Recorded on: 07/03/1996.
02:45 MTA Variety: A talk by Dr. Mohyuddin Mirza on 'The Philosophy of the Teachings of Islam' written by Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad, The Promised Messiah (as). Part 31.
03:10 Hamaari Kaa'enaat
03:35 Friday Sermon: Recorded on: 31/12/1982.
04:40 MTA Variety: An Australian documentary
05:15 Jalsa Speeches: A speech delivered by Ikhlaaq Anjum on the topic of "The advent of Promised Messiah (as)", on the occasion of Jalsa Salana Germany, recorded on 23rd August 2003.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Children's Class with Huzoor. Recorded on 29th August 2004 in Germany.
08:05 English Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with English speaking guests. Session no. 17, Recorded on 15th May 1994.
09:20 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
10:30 Indonesian Service
11:30 Pushto Muzakarah
12:10 Tilaawat, Dars & MTA News Review
13:10 Bengali Service: Bengali translation of Friday Sermon, recorded on 25//08/2006.
14:15 Tarjamatul Qur'an Class. In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 145, Recorded on: 06/08/1996.
15:25 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India [R]
16:35 Moshaairah: an evening of poetry
17:10 English Mulaqa'at [R]
18:30 Arabic Service
20:30 News Review Mid week
21:00 Tarjamatul Qur'an Class. Session 145 [R]
22:10 Al Maa'idah
22:20 MTA Variety
22:50 Children's Class [R]

****Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00GMT & 17:00GMT***

Al Fazl International Weekly, London

22 DEAR PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 13 | Friday August 18, 2006 | Issue No. 33

صدر مملکت سیرالیون ’’ڈاکٹر الحاج احمد تیجان کاباّ‘‘ کی مسجد بیت الفتوح میں آمد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز جمعہ کی ادائیگی۔

حضور انور کے ساتھ لنچ میں شمولیت

(رپورٹ :سعیدالرحمن ۔ امیر و مشنری انچارج سیرالیون)

ڈاکٹر الحاج احمد تیجان کابا صاحب ایسے وقت میں سیرالیون کے صدر منتخب ہوئے جب یہ خوبصورت ملک باغیوں کی یلغار کے نتیجہ میں تباہی و بربادی کا شکار ہو چکا تھا۔عزت مآب اپنی اعلیٰ قائدانہ صلاحیتوں کے ساتھ اس جنگ کو ختم کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ اب سارے ملک میں امن وامان اور سیاسی و مذہبی آزادی کی فضا قائم ہے۔

چند ہفتے قبل خاکسار نے صدر مملکت سیرالیون کو جلسہ سالانہ UK میں شمولیت کی دعوت دی لیکن شدت سے اس بات کا احساس ہو رہا تھا کہ بہت تاخیر سے دعوت دے رہے ہیں۔مکرم صدر صاحب نے اپنی مصروفیات کی فہرست دیکھ کر فرمایا کہ ان سب تاریخوں کے لئے پروگرام بن چکے ہیں ۔ ہم بہت تاخیر سے دعوت دے رہے ہیں پھر بھی ان کی خواہش ہے کہ 21/جولائی کو وہ حضور انور کے ساتھ نماز جمعہ ادا کریں اور اپنے ملک وقوم کے لئے دعا کی درخواست کریں۔

لہٰذا 21/جولائی 2006ء کو صدر مملکت سیرالیون 14 ارکان پر مشتمل وفد کے ساتھ برطانوی پولیس کی Escort میں مسجد بیت الفتوح لندن پہنچے۔ ان کے وفد میں چار وزراء بھی شامل تھے۔مکرم صدر صاحب اور اراکین قافلہ نے حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔اس کے بعد بیت الفتوح میں دوپہر کا کھانا کھایا۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت کھانے میں شرکت فرمائی۔

کھانے کے دوران مکرم صدر محترم نے حضور انور کے ساتھ سیرالیون کو درپیش مسائل پر گفتگو فرمائی اور دس سالہ جنگ کے دوران باغیوں کے ہاتھوں ہونے والی تباہی کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس منحوس جنگ کے دوران باغیوں نے معصوم عوام کا قتل عام کیا اور قومی عمارات کو تباہ کر دیا ہے ۔ اور ساری قوم بُری طرح متأثر ہوئی ہے۔

حضور انور نے اس پر اظہار افسوس فرمایا اور ازراہ شفقت پیشکش فرمائی کہ جماعت احمدیہ اس بحران کو ختم کرنے میں مدد کے لئے سیرالیون میں مزید 25 پرائمری سکول بنائے گی ۔مکرم صدر صاحب نے اس بات کو بہت پسند فرمایا اور حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

دوران گفتگو صدر محترم نے پاکستانی آموں کا ذکر کیا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ پاکستانی آموں کی اچھی قسمیں اگر سیرالیون میں پیدا ہو سکیں تو بہت اچھا ہو۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان سے زراعت کے کسی ماہر کو سیرالیون بھجوائیں گے جو آموں اور چاولوں کی مختلف قسموں کے اُگانے کا تجربہ کریں۔ اس طرح زراعت کے میدان میں بھی جماعت احمدیہ کوشش کرے گی کہ سیرالیون کے عوام کی مدد کرے۔

مکرم صدر صاحب نے سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ تعلیم اور صحت کے میدان میں جماعت نے ہمارے ملک کے عوام کی بہت خدمت کی ہے۔احمدی اساتذہ نے پاکستان سے آ کر ہمارے بچوں کو پڑھایا اور نسل درنسل ان کی تربیت کی ہے۔ اس دوران دو اساتذہ مکرم بشیر احمد صاحب اختر اور مکرم عبدالسلام ظافر صاحب جنہیں بہت لمبا عرصہ سیرالیون میں خدمات کی توفیق ملی ہے کا تعارف بھی صدر محترم سے کروایا گیا۔ اور بتایا گیا کہ اس وقت صدر صاحب کے ساتھ آنے والے کئی اعلیٰ افسران بھی مکرم بشیر احمد اختر صاحب کے اولڈ سٹوڈنٹس ہیں۔

مکرم صدر صاحب نے فرمایا کہ مجھے اس بات کا تو خوب علم تھا کہ سیرالیون کے بہت سے اعلیٰ افسران جماعت احمدیہ کے سکولوں سے فارغ التحصیل ہیں لیکن اس بات کا علم نہ تھا کہ ان کے ساتھ آنے والے کئی افسران بھی جماعت احمدیہ کے سکولوں کے تربیت یافتہ ہیں۔

بہت خوشی اور مسرّت کے ماحول میں یہ گفتگو ہوتی رہی اور صدر محترم نے ایک بار پھر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور حضور انور سے درخواست کی کہ سیرالیون کے وزٹ کے لئے تشریف لائیں۔اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور بہت اچھے ماحول میں یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

حضور انور ازراہ شفقت صدر صاحب کو الوداع کہنے کے لئے باہر صحن تک تشریف لائے۔

سیرالیون سے جلسہ سالانہ UK کے لئے آنے والے احباب میں سے الحاج اے کے بنگورہ ،صدر مجلس انصاراللہ اور پیراماؤنٹ چیف کیلاھون Muhammad Banya بھی اس موقع پر موجود تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سیرالیون کے صدر محترم اور عوام پر فضل فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔آمین

❁❁❁❁❁❁

ویسٹرن ریجن (گھانا) کے احمدی طلباء کا سالانہ کنونشن

(رپورٹ :نوید احمد عادل۔مبلغ سلسلہ غانا)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے احمدی طلباء کی تعلیم وتربیت اور طلباء کے مسائل کے حل کے لئے احمدی طلباء کو تعلیمی اداروں میں اپنی ایسوسی ایشنز قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی تاکہ تعلیمی اداروں میں جانے اور سالہا سال وہاں رہنے کی وجہ سے وہ احمدی ماحول سے کٹ کر نہ رہ جائیں۔اسی ارشاد کی تعمیل میں جماعت احمدیہ گھانا میں بھی تقریباً ملک کے ہر بڑے تعلیمی ادارے میں احمدی طلباء کی اپنی تنظیم قائم ہے اور وقتاً فوقتاً ملکی اور ریجنل سطح پر ان کے پروگرام منعقد ہوتے رہتے ہیں۔

مورخہ 10/جون 2006ء کو گھانا کے ویسٹرن ریجن میں ہونے والی احمدی طلباء کا سالانہ کنونشن اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھی۔ اس کنونشن کا مرکزی خیال یعنی Theme تھا:

Promiscuity & Immorality: A Social Canker among the Youth.

پروگرام کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا جس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ ترنم کے ساتھ پڑھا گیا۔اس کے بعد خاکسار نوید احمد عادل ریجنل مشنری ویسٹرن ریجن نے افتتاحی خطاب کیا اور دعا کروائی۔ دیگر مقررین میں جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ گھانا اور دو احمدی طلباء شامل تھے۔ مقررین نے معاشرے میں غیر اخلاقی سرگرمیوں کی نشاندہی کی اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل پیش کیا۔ تقاریر کے درمیان طلباء احمدیہ نغمات پیش کرتے رہے جس سے ماحول پر ایک خاص کیفیت طاری ہو جاتی۔

تقاریر کے بعد دیگر طلباء تنظیموں کے نمائندگان نے اپنے خیرسگالی پیغامات پڑھ کر سنائے۔ انہوں نے جماعت کی خدمات کو سراہا اور خاص طور پر عیسائی طلباء کی ایک تنظیم Assemblies of God کے نمائندہ نے بتایا کہ چونکہ احمدی طلباء اپنی تنظیم کے علاوہ اس کے کالج میں دوسری ذمہ داریوں پر بھی مقرر ہیں اور ہمیں ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ وہ احمدیہ طلباء کے نظم وضبط اور اخلاقی حالت سے بہت حد تک متأثر ہیں۔ یہاں تک کہ اگر وہ دیگر طلباء کو کسی Entertainment کے پروگرام میں حصہ لیتے دیکھیں اور یہ مشاہدہ کریں کہ احمدی طلباء اس میں شریک نہیں ہو رہے تو وہ بھی اس میں شریک نہیں ہوتے کیونکہ انہیں پتہ ہے کہ جو احمدی طلباء کر رہے ہیں وہی بہتر ہے۔

آخر پر طلباء کو سوالات کا موقع دیا گیا۔طلباء نے تعلیمی اداروں اور بورڈنگ وغیرہ میں رہنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل کے بارہ میں سوالات پوچھے جن کے ان کو تسلی بخش جواب دئے گئے۔

یہ کانگرس ویسٹرن ریجن کے مرکزی شہر ٹاکوراڈی (Takoradi) کے ٹاکوراڈی پولی ٹیکنیک کالج میں منعقد ہوئی۔طلباء وطالبات کی حاضری 99 فیصد رہی جبکہ مہمان طلباء جن میں غیر از جماعت مسلمان اور عیسائی شامل تھے کی حاضری 20 تھی۔ دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

❁❁❁❁❁